Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم الله الرحمٰن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم وعلى عبده المسيح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

شمارہ 40

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

19 شعبان 1425 ہجری / 5 اخاء 1383 ہش / 5 اکتوبر 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 2 اکتوبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ کل حضور انور نے برطانیہ میں مسجد برمنگھم کا افتتاح کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو قیام نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کا رکن

پھر تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس جو لوگ محض خدا کیلئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۲۲۔۱۲۳)

لفظ رمضان کے معنی:: 'رمض' سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کیلئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش ملکر رمضان ہوا۔

اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کیلئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔

روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۹۔۲۱۰)

روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں

روزہ اور نماز دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز وگداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی شامل نہیں۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۳۷۹)

پانچ مجاہدے

خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز روزہ۔ زکوٰۃ صدقات، حج، اسلامی دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہے یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزے کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۳۳)

نماز بنیادی ستون ہے اس طرف ہر احمدی کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ابدی بنانے کیلئے ہمیشہ کیلئے قائم رکھنے کیلئے نمازوں کا قیام کریں مسجدوں کو بھی آباد کریں اور نفلی عبادتوں کی طرف بھی توجہ دیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم اکتوبر 2004 بمقام برمنگھم برطانیہ)

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

الذين ان مكنهم في الارض اقاموا الصلوٰة واتوا الزكوٰة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنكر ولله عاقبة الامور (الحج:۴۲)

ترجمہ:: جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

پھر فرمایا الحمد للہ آج جماعت احمدیہ برمنگھم کی مسجد کا

باقی صفحہ: ۱۶ پر

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مقدس گورو گرنتھ صاحب کا چارسو سالہ جشن

((2))

مقدس گورو گرنتھ صاحب کی چار صد سالہ تقاریب کے موقع پر جو تقریباً پوری دنیا میں منائی جا رہی ہیں اپنے مضمون کی دوسری قسط لکھنے بیٹھا ہوں۔ لیکن آج ہی اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر سخت صدمہ ہوا کہ پاکستان کے بعض انتہا پسند اور جنونی لوگوں نے ننکانہ صاحب کے مقدس گورودوارہ پر حملہ کر دیا اور توڑ پھوڑ کی۔ یہ تو شکر ہے کہ پاکستانی حکام نے عالمی بدنامی سے ڈرتے ہوئے فوری ایکشن لیا ہے۔ اور پاکستانی میڈیا نے بھی اس واقعہ کی سخت مذمت کی ہے۔ پاکستان جیسے ملک کے لئے مذہبی عبادت گاہوں کی بے حرمتی کوئی خاص بات نہیں ہے گرجے اور گوردوارے تو خیر غیروں کے ہیں اپنی ہی مساجد میں یہ لوگ ایک دوسرے کے خون کی ہولی کھیلنے سے باز نہیں آتے کئی جگہوں پر احمدیہ مساجد کی بھی بے حُرمتی کی گئی اور ان کو منہدم کر دیا گیا۔

لیکن اس موقع پر جبکہ سکھ دنیا مقدس گورو گرنتھ صاحب کی چار سو سالہ تقاریب کے منانے میں مصروف ہے ایسے واقعہ سے سکھوں کے مذہبی جذبات کو یقیناً ٹھیس پہنچی ہے۔ ہم اس گھناؤنے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ پاکستان کے جنونی مسلمان اسلام کی حقیقت کو سمجھ لیں اور اپنی بدعملیوں سے اسلام کو بدنام نہ کریں۔

ننکانہ صاحب کا گورودوارہ حضرت بابا نانک جی کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے ایسے خیالات کی بنیاد ڈالی تھی جو دراصل اسلامی عقائد کی تائید میں ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اپنے گزشتہ مضمون میں تحریر کیا تھا کہ حضرت بابا نانک جی جو ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے تھے، جن کے آباء و اجداد مشرکانہ رسوم و رواج کے حامل تھے انہوں نے اسلام کی وحدانیت کی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے اسلام کے اس اصول کو پیش فرمایا کہ دنیا کے سب انسان برابر ہیں انسان اور انسان کے مابین کوئی تفریق نہیں، ذات برادری کے بندھن میں انسانوں کو تولنا نہ صرف یہ کہ ناجائز بلکہ انسانی اقدار کا خون کرنا ہے۔

آج کی اس گفتگو میں ہم مقدس گورو گرنتھ صاحب سے چند ایسے ہی اقتباسات پیش کرتے ہیں جس میں اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید سے محبت کا اظہار کیا گیا ہے۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے:-

ਕਲਿ[87] ਪਰਵਾਣੁ[88] ਕਤੇਬ[89] ਕੁਰਾਣੁ ॥	In the Kalage[87], Quran has become the approved[88] book[89].
ਪੋਥੀ[90] ਪੰਡਿਤ ਰਹੇ[91] ਪੁਰਾਣ ॥	The Brahmans, the Hindu religious books[90] and Puranas are esteemed[91] not.
ਨਾਨਕ ਨਾਉ[92] ਭਇਆ ਰਹਮਾਣੁ[93] ॥	The Merciful Khuda[93] is now the Lord's Name[92], O Nanak.
ਕਰਿ[94] ਕਰਤਾ[95] ਤੂ ਏਕੋ[96] ਜਾਣੁ[97] ॥੭॥	Know[97] thou that there is but One[96] Creator[95] of the creation[94].

(شری گورو گرنتھ صاحب انگلش اینڈ پنجابی ٹرانسلیشن جلد ۶ صفحہ ۴۰۳ (۲۹۴۵) شائع کردہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر)

مقدس گورو گرنتھ صاحب کے مذکورہ بالا حوالہ میں جہاں قرآن مجید کو کلیگ کی مسلّم اور سپریم کتاب تسلیم کیا گیا ہے وہیں رحمٰن خدا کا بھی بہت عزت سے تذکرہ کرتے ہوئے اسے واحد و لاشریک مانا گیا ہے۔ ساتھ ہی برہمنوں اور ہندوؤں کی مذہبی کتب کے متعلق بھی مقدس گورو گرنتھ صاحب کے عقیدہ کو واضح کیا گیا ہے۔

❀……❀……❀

مقدس گورو گرنتھ صاحب میں درود شریف بھیجنے کی بھی تاکید کی گئی ہے اور صاف طور پر لکھا گیا ہے کہ جو لوگ درود بھیجتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ کی برکتیں ملتی ہیں۔ اب تمام دنیا جانتی ہے کہ درود شریف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہی بھیجا جاتا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے:-

ਪੀਰ[47] ਪੈਕਾਮਰ[48] ਸਾਲਕ[49] ਸਾਦਕ[50] ਸੁਹਦੇ[51] ਅਉਰੁ[52] ਸਹੀਦ[53] ॥ ਸੇਖ[54] ਮਸਾਇਕ[60] ਕਾਜੀ[55] ਮੁਲਾ[56] ਦਰਿ[57] ਦਰਵੇਸ[58] ਰਸੀਦ[59] ॥ ਬਰਕਤਿ[61] ਤਿਨ[62] ਕਉ ਅਗਲੀ[63] ਪੜਦੇ[64] ਰਹਨਿ ਦਰੂਦ[65] ॥ ੩ ॥	The spiritual guides[47], prophets[48], divine pioneers[49], men of faith[50], good men[51], martyrs[53], preachers[54], strivers[60], judges[55], moulvies[56] and[52] saints[58] and the reachers[59] at Lord's Court[57], they[62] obtain more[63] blessings[61] if they continue reading[64] Lord's praises[65].

(گرو گرنتھ صاحب جلد نمبر 1 صفحہ 180 شائع کردہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر تیسرا ایڈیشن سن 1987 مترجم موہن سنگھ)

مقدس گورو گرنتھ صاحب فرماتے ہیں کہ پیر پیغمبر سالک صادق شہید شیخ مشائخ قاضی ملا اور درویش ان سب کو تبھی خدا کی طرف سے برکت مل سکتی ہے جب وہ درود شریف پڑھیں۔

❀……❀……❀

اسی طرح مقدس گورو گرنتھ صاحب میں پانچوں وقت نماز پڑھنے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا:-

ਪੰਜ ਵਖਤ[53] ਨਿਵਾਜ[54] ਗੁਜਾਰਹਿ[55] ਪੜਹਿ[56] ਕਤੇਬ[57] ਕੁਰਾਣਾ[58] ॥	Thou recitest[55] prayer[54] five times[53] a day and readest[56] holy books[57] and the Quran[58].
ਨਾਨਕੁ ਆਖੈ[59] ਗੋਰ[60] ਸਦੇਈ[61] ਰਹਿਓ[62] ਪੀਣਾ ਖਾਣਾ[63] ॥੪॥੨੮॥	Says[59] Nanak, the grave[60] calls[61] thee and now thine food and drink[63] have come to an end[62].

(ایضاً صفحہ 82)

مذکورہ حوالہ میں پانچ وقت نماز پڑھنے اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن مجید کا حکم دیا گیا ہے اور نصیحت کی گئی ہے کہ اے انسان تیری دنیا بالآخر یہیں چھوٹ جائے گی اس لئے تجھ کو قبر اور اپنی موت کو یاد رکھنا چاہئے۔

❀……❀……❀

مقدس گرو گرنتھ صاحب میں یہ بھی نصیحت کی گئی ہے کہ اپنی پانچوں نمازوں اور تیس روزوں کو صحتِ نیت کے ساتھ اور محض خدا کی رضا کے حصول کے لئے رکھنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ شیطان ان نیکیوں کے پھل ضائع کر دے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

ਤੀਹ[3] ਕਰਿ ਰਖੇ[4] ਪੰਜ[11] ਕਰਿ[5] ਸਾਥੀ[6] ਨਾਉ[7] ਸੈਤਾਨੁ[8] ਮਤੁ[9] ਕਟਿ ਜਾਈ[10] ॥	Even though thou keepest[4] thirty[3] (fasts) and takest with[5] the five[11] comrades[6] (i. e. the five prayers) but beware, lest[9] the one, who goes by the name[7] of Satan[8] should undo[10] their merit.

(ایضاً صفحہ 81)

مذکورہ حوالہ میں اور اسی طرح جابجا مقدس گرو گرنتھ صاحب میں نیک اعمال، نماز اور روزہ کو خدا کی رضامندی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ ادا کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور ظاہر پرست لوگوں کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ نماز اور روزے کے اصل مغز کو پہچانیں اور محض ظاہرداری اور دکھاوے سے خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل نہیں ہو سکتی۔

❀……❀……❀

مقدس گرو گرنتھ صاحب میں اسلام کے بنیادی رکن کلمہ کی اصلیت کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ صرف منہ سے کلمہ کے الفاظ دہرا لینے سے کوئی حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے کلمے کو نیک اعمال کے ساتھ نہ سجائے چنانچہ فرمایا:-

ਕਰਣੀ[21] ਕਲਮਾ[22] ਆਖਿ[23] ਕੈ ਤਾ[24] ਮੁਸਲਮਾਣੁ ਸਦਾਇ[25] ॥	Repeat[23] thou the creed[22] of good deeds[21], and then[24] call[25] thyself a Moslem.

(ایضاً صفحہ 467)

مذکورہ ارشاد میں فرمایا گیا ہے کہ اے انسان تو نیک عملوں کا کلمہ پڑھ تب ہی تو حقیقی مسلمان کہلانے کا حقدار ہے۔ یہ ارشاد قرآن مجید کے اس فرمان کے عین مطابق ہے جس میں ہر جگہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور فرمایا گیا ہے کہ انسان سچا مومن اور مسلمان اعمال صالحہ کی بجا آوری کے بعد ہی بن سکتا ہے۔ یہی بات مقدس گورو گرنتھ صاحب میں بھی فرمائی گئی ہے۔

❀……❀……❀

اسی طرح ایک مقام پر مقدس گرو گرنتھ صاحب میں فرمایا گیا ہے کہ گورو اور پیر قیامت کے روز اسی انسان کی سفارش کریں گے جو مردار کھانے والا نہ ہو اور جو سچ کی کمائی کو اختیار کرے گا اسی کو بہشت نصیب ہوگی فرماتے ہیں:

ਗੁਰੁ[86] ਪੀਰੁ[87] ਹਾਮਾ[88] ਤਾ[89] ਭਰੇ[90] ਜਾ[91] ਮੁਰਦਾਰੁ[92] ਨ ਖਾਇ ॥	The spiritual guide[86] and the prophet[87] shall stand[90] surety[88] only then[89], if[91] man eats not carrion[92].
ਗਲੀ[93] ਭਿਸਤਿ[94] ਨ ਜਾਈਐ ਛੁਟੈ[95] ਸਚੁ ਕਮਾਇ[96] ॥	By mere talk[93], man goes not to heaven[94]. The deliverance[95] is by the practice[96] of truth, alone.

(ایضاً صفحہ 466)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ گورو صاحبان اور مسلم پیروں کے باہمی روابط کے بارہ میں کچھ عرض کریں گے۔ باقی۔

(منیر احمد خادم)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِي نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھے۔

ہمارا ہر قول اور ہر فعل، اٹھنا بیٹھنا اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔

جن نیکیوں میں آگے بڑھنے کی احمدیوں سے توقع کی جاتی ہے وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔اپنی پوری استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ نیکیاں کرنے کی طرف توجہ دیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۱۰ر ستمبر ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۰ر تبوک ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام بیت السلام، برسلز (بلجیم)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ ملك يوم الدين ۔ اياك نعبد و اياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ۔اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا۔اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (سورۃ البقرہ آیت :149)

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔اور ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ،تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔یقیناً اللہ ہر ایک چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ نیکیوں پر قائم ہو اور نہ صرف نیکیوں پر قائم ہو بلکہ ان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش بھی کرے۔تو جب آپس میں ایمان لانے والوں کو نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا حکم ہے تو پھر یہ کس طرح برداشت ہو سکتا ہے کہ غیروں کے مقابلے میں کسی بھی قسم کی کوئی بھی نیکی ان کی کم ہو اور وہ دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کریں۔کیونکہ نیکی کرنا اور نیک اعمال بجالانا تو صرف مومن کا ہی خاصہ ہے اور ہونا بھی چاہئے کیونکہ وہ اللہ کے نزدیک بہترین مخلوق ہے۔جیسا کہ فرماتا ہے ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ (البينة: 8) یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے یہی ہیں وہ جو بہترین مخلوق ہیں۔کیونکہ اب اسلام قبول کر کے اور ان لوگوں میں شامل ہو کر جن میں شامل ہونے کی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی تھی، حکم دیا تھا، مسیح ومہدی کو مان کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مضبوط بندھن اور تعلق کا اگر دعویٰ کرتے ہیں تو آپ کے لئے اگر کامیابی کی کوئی راہ ہے اور آپ اگر اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر صرف اور صرف یہی راستہ ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھیں۔یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم مسلمان ہو اور پکے مسلمان ہو تو تمہیں خوشی سے اچھلنا چاہئے، خوش ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک راستہ دکھا دیا جو اس کی طرف لے جانے والا ہے۔دنیا میں مختلف تنظیمیں بنتی ہیں، ایسوسی ایشنیں بنتی ہیں ان کا کوئی نہ کوئی مطمح نظر ہوتا ہے، کوئی ماٹو ہوتا ہے۔اور کوشش کرتی ہیں کہ اس کو حاصل کریں اور پھر انفرادی طور پر بھی انسان اپنی زندگی کو ایک مقصد بناتا ہے، اس کے بارے میں سوچتا ہے اور پھر اس کے حصول کے لئے کوشش بھی ہوتی ہے۔لیکن ان سب کا جو مقصد ہے وہ دنیاداری ہے کیونکہ کسی کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ نہیں ہے کہ یہ مقاصد حاصل کرنے کے بعد تمہارا انجام بخیر ہوگا۔کوئی ضمانت نہیں ہے۔لیکن ہمارے سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر تم اسلام پر اسی طرح عمل کر رہے ہو جس طرح اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے اور اس کی وضاحت اور تشریح زمانے کے امام نے کی ہے تو نہ صرف یہ نیکیاں قائم کر کے تم دنیا میں بہترین مخلوق ہو بلکہ اگلے جہان میں بھی اللہ کی رضا حاصل کرنے والے ہو، فلاح پانے والے ہو۔چنانچہ دیکھ لیں یہ تنظیمیں بظاہر جو بڑے بڑے مقاصد لے کر اٹھتی ہیں، ملکوں میں صلح کرانے کا دعویٰ لے کر اٹھتی ہیں، بظاہر نیک کام کے لئے بنی ہوتی ہیں لیکن کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والی نہیں اس لئے جو یہ دعویٰ لے کر اٹھی تھیں کہ ہم دنیا میں نیکیوں کو پھیلائیں گے اور امن قائم کریں گے، کچھ بھی نہ کر سکیں۔کیونکہ نیکی تو اللہ تعالیٰ کی خشیت سے پیدا ہوتی ہے۔وہ کیونکہ ان میں نہیں تھی اس لئے نیکیوں پر قائم نہ رہ سکے۔ذاتی، ملکی اور ہر قوم کے قومی مفاد آڑے آگئے اور دوسری جنگ عظیم کو بھی نہ روک سکے۔اور پھر یو این او (U.N.O) بنی لیکن وہ بھی دیکھ لیں اب چند قوموں کے ہاتھوں میں ہے۔اب پھر حالات اسی نہج پر چل رہے ہیں، غریب ملکوں کو ایک طرح سے یرغمال بنا کر ان پر ظلم کئے جارہے ہیں۔ان کے وسائل کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی من مانی شرطیں منوائی جاتی ہیں۔اپنے مفاد حاصل کرنے کے لئے ان کو نام نہاد امداد دی جاتی ہے۔پھر ان کے وسائل کو اپنے ملکوں کی ترقی کے لئے خرچ کیا جاتا ہے اور غریب ملکوں کے عوام غربت اور فاقے کی زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں اور کر رہے ہیں۔اگر کوئی آواز اٹھائے تو اسے بندوق کی نوک پہ چپ کرایا جاتا ہے۔اور پھر یہ دعویٰ کہ ہم دنیا میں امن قائم کر رہے ہیں اور نیکی پھیلا رہے ہیں، غریب انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں، یہ سب جھوٹے دعوے اور ڈھکوسلے ہیں۔یہ لوگ اس طرح کر ہی نہیں سکتے۔آج اگر حقیقت میں نیکیاں قائم کر سکتے ہیں تو پکے اور سچے مسلمان ہی کر سکتے ہیں۔اور سچے مسلمان سوائے احمدی کے کوئی نہیں۔کیونکہ انہوں نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور غلام کو مانا ہے۔

چنانچہ دیکھ لیں تمام مسلمان ممالک باوجود اس کے کہ بعض کے پاس وسائل بھی ہیں، نیکیاں نہیں کر سک رہے۔ایک دوسرے کا خیال نہیں رکھ سک رہے۔غریب کی امیر ملک کوئی خدمت نہیں کرتے۔ان کی ان کے دل میں کوئی فکر نہیں۔اپنی امارت سے غریب بھائیوں کی، غریب ملکوں کی مدد کرنے کی بجائے خود اپنے نفس کی ہوس میں مبتلا ہیں۔اور جتنے پیسے والے مسلمان ممالک ہیں ان کو دیکھ لیں یہ سوائے اپنی دولت اکٹھی کرنے کے یا غریب ملک میں جس کو اختیار مل جائے وہ اپنی ذات کے لئے دولت اکٹھی کرنے کے اور کچھ نہیں کرتا۔نہ حقوق اللہ کی فکر ہے، نہ حقوق العباد کی فکر ہے۔اور اگر ان میں سے کوئی اسلام کی خدمت کا دعویدار ہے بھی، اگر کوئی دعویٰ لے کر اٹھتا بھی ہے تو وہ صرف یہ سمجھتا ہے کہ تشدد سے ہی اسلام کا غلبہ ہوگا۔اور صرف تشدد پسندی توپ، بندوق کے گولے کے علاوہ بات نہیں کرتا۔اور یہ لوگ اسلام کے حسن کو دکھانے کی بجائے اس کی نہایت بھیانک شکل پیش کرنے والے ہیں۔تو یہ لوگ تو نیکیاں قائم کرنے والے نہیں ہیں اور ہو بھی نہیں سکتے۔کیونکہ جب انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی نافرمانی کی اور آپؐ کے غلام صادق کو اور آپؐ کے عاشق صادق کو نہ صرف مانا نہیں بلکہ اس کی مخالفت بھی کی اور اس میں بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور اپنے ذاتی اور دنیاوی مفاد کو دین پر مقدم رکھتے ہوئے انہیں کو ترجیح دی اور اس کے علاوہ کوئی ذہن میں خیال نہیں ہے۔پھر یہ کہ دینی معاملے میں بھی جو تھوڑا بہت دین تھا اس میں بھی دنیا غالب آگئی۔اور خدا کے خوف کے بجائے، خدا کے خوف سے زیادہ مُلاں کے خوف کو دل میں جگہ دیتے ہوئے مُلاں کے پیچھے چل پڑے تو پھر کس طرح نیکیوں میں بڑھنا ان کا مطمح نظر ہو سکتا ہے۔

آج اگر نیکیوں میں بڑھنا کسی کا مطمح نظر ہے تو صرف احمدی کا ہے۔اور جیسا کہ میں نے کہا نیکیاں کیا ہیں جن میں بڑھنا ہے، جن میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے۔کیا نیکیاں دوسرے نہیں کر رہے اور آج ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ کرے۔وہ نیکیاں یہ ہیں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہو۔حقوق اللہ کی ادائیگی کیا ہے۔حقوق اللہ کی ادائیگیاں یہ ہیں کہ اللہ کا خوف اور اس کی خشیت دل میں رکھتے ہوئے اس کی عبادات بجالائیں اور کوئی موقع اس کی عبادت کا اس کا قرب پانے کا اس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر کرنے کا نہ چھوڑیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نمازوں کو جو اس کا حق ہے اس طرح ادا کرو۔ مردوں کے لئے نمازوں کا یہ حق ہے کہ پانچ وقت مسجد میں جا کے باجماعت ادا کی جائیں۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اس زمانے میں یہ ادا کرنی مشکل ہیں، ہر جگہ مسجد نہیں ہوتی۔ مسجد نہیں ہوتی تو کوئی نہ کوئی جگہ تو ہوتی ہے۔ مسلمان کے لئے تو ساری زمین ہی مسجد بنائی گئی ہے۔ کام کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت کام چھوڑنا بڑا مشکل کام ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کو پتہ نہیں تھا کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں ملازم پیشہ کو اور کاروباری لوگوں کو کام بہت زیادہ کرنا پڑے گا اور لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ تو غیب کا علم جانتا ہے اس کے تو علم میں ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے اور سو سال کے بعد کیا ہونے والا ہے اور ہزار سال کے بعد کیا ہونے والا ہے۔ اور اس کے بعد کیا ہونا ہے اور کیسا زمانہ آنا ہے لیکن اس کے باوجود فرمایا کہ نمازوں کی طرف توجہ کرو گے تو نیکیوں پر قدم مارنے والے کہلاؤ گے، نیکیوں پر چلنے والے کہلاؤ گے۔ ورنہ مسیح و مہدی کو ماننے کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کے باوجود کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا ہے، نیکیاں قائم کرنے والے اور نیکیوں پر عمل کرنے والے نہیں ہو گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو بڑا واضح حکم دیا ہے کہ نمازوں کو قائم کرو۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (النور:57)۔ نماز قائم کرو۔ اس کو مسجد میں جا کر ادا کرو۔ زکوٰۃ دو۔ رسول کی اطاعت کرو۔ زکوٰۃ بھی ایک قربانی ہے ایک نیکی ہے۔ رسول کی اطاعت بھی یہ ہے کہ جو بھی احکامات دیئے وہ کرو۔ تم اس طرح یہ نیکیاں کرو گے، نمازیں وقت پہ اور باجماعت ادا کرو گے تو پھر تم پر رحم کیا جائے گا۔ ورنہ نہ تم رحم کی توقع رکھو اور نہ ہی تمہارا یہ دعویٰ صحیح ہے کہ ہم نیکیوں پر قائم ہیں۔ کیونکہ نیکی پر چلنے والے، نیکی میں بڑھنے والے اس وقت کہلاؤ گے جب وقت پر نماز ادا کر رہے ہو گے، کیونکہ وقت پر نماز ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ (النساء:104) کہ نماز یقیناً مومنوں پر وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ تو نیکی یہی ہے کہ ایک تو نمازیں باجماعت ادا کی جائیں، دوسرے وقت پر ادا کی جائیں۔ اگر دنیا کی چکا چوند، کام کی مصروفیت، پیسے کمانے کا لالچ نمازوں سے روکتا ہے تو یہ نیکی نہیں ہے۔ اس لئے اپنی فکر کرو۔

صحابہ کرامؓ نیکیوں میں بڑھنے میں کس قدر فکر کیا کرتے تھے۔ ایک حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ ایک دفعہ مالی لحاظ سے کم اور غریب صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑے شکوے اور شکایت کے رنگ میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! جس طرح ہم نمازیں پڑھتے ہیں اسی طرح امراء بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں۔ اسی طرح امراء بھی روزے رکھتے ہیں۔ جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں اسی طرح امراء بھی جہاد کرتے ہیں۔ مگر یا رسول اللہ! ایک زائد کام وہ کرتے ہیں۔ وہ صدقہ خیرات بھی دیتے ہیں جو ہم اپنی غربت اور ناداری کی وجہ سے نہیں دے سکتے۔ ہمیں کوئی ایسا طریقہ بتائیں جس پر چل کر ہم اس کمی کو پورا کر سکیں۔ آپؐ نے فرمایا تم ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ، تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور چونتیس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ لیا کرو۔ یہ صحابہؓ بڑے خوش کہ اب ہم بھی امراء کے برابر نیکیوں میں آجائیں گے۔ انہوں نے اس طریق پر عمل شروع کر دیا مگر کچھ دنوں کے بعد امیروں کو، اس طریقہ عبادت کا بھی پتہ لگ گیا۔ اور انہوں نے بھی اسی طرح تسبیح و تحمید شروع کر دی۔ یہ صحابہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور شکایت کی کہ ان امراء نے بھی یہ طریق شروع کر دیا ہے۔ اور پھر ہمارے سے آگے نکل گئے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو نیکی کی توفیق دے رہا ہے تو میں اس کو کس طرح روک سکتا ہوں۔

تو دیکھیں اس تڑپ کے ساتھ صحابہ نیکیوں میں بڑھنے کے لئے نیکی کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ ان میں بڑے بڑے کاروباری بھی تھے، بڑے پیسے والے بھی تھے لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم کہ 'نیکیوں میں سبقت لے جاؤ' اس حکم پر اس طرح ٹوٹ کر عمل کرتے تھے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی نیکیوں کی کس طرح قدر کی ہے اور انفرادی اور جماعتی دونوں طرح سے انہیں خوب نوازا۔ تو جیسا کہ اس حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے تحت صحابہؓ امیر ہوں یا غریب نماز، روزہ، جہاد، صدقات ہر ایک نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔ حقوق اللہ بھی ادا کرنے والے تھے اور حقوق العباد بھی ادا کرنے والے تھے۔ اپنے مالوں کو بھی صدقہ و خیرات کر کے اللہ کی مخلوق کی خدمت کیا کرتے تھے۔ تو یہ نیکیوں میں بڑھنا آج ہم احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ ہمیں اپنی نمازوں کو بھی قائم کرنا ہوگا، ان کو بھی سنوارنا ہوگا اور حقوق العباد بھی ادا کرنے ہوں گے۔

یہ حقوق العباد کیا ہیں؟ اپنے رشتہ داروں سے، عزیزوں سے حسن سلوک کرنا۔ پھر ان میں سب سے پہلے اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرنا، بیویوں کو خاوند کے حقوق ادا کرنا، میاں بیوی کو ایک دوسرے کے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنا، غرباء کی دیکھ بھال کرنا، جماعت میں بھی اس کا ایک وسیع نظام موجود ہے۔ اس کے تحت مالی قربانی کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے وسیع پیمانے پر غرباء اور بیوگان کی مدد کی جاتی ہے، یتامیٰ کی مدد کی جاتی ہے اس میں حصہ لیں۔ لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا۔ کاروباری شراکتوں میں بھی بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ جھگڑوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ ایک احمدی کو تو کبھی سوچنا بھی نہیں چاہئے کہ وہ دھوکے سے کسی دوسرے کا مال کھائے گا اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس لئے ہمیشہ استغفار کرتے ہوئے، اس سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے۔ جب اس طرح توجہ سے ہر احمدی نیکیوں پر قائم ہونے کی کوشش کرے گا تبھی وہ اس دعوے میں سچا ہو سکتا ہے کہ ہم نہ صرف نیکیوں پر قائم رہنے والے ہیں بلکہ اس کو پھیلانے والے ہیں۔ اور نیکیوں کو اختیار کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ ورنہ تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ آج کل کے دنیاداروں اور دنیاوی تنظیموں کی مثال ہوگی۔ ہمارا بھی وہی حال ہو جائے گا، خدا نہ کرے کہ کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ ہیں۔

یہاں مجھے یاد آ گیا۔ یورپ کے ایک ملک کے بڑے منجھے ہوئے اور سلجھے ہوئے سیاستدان ہیں، مجھے ملنے آئے کہ میں ابھی ایک ملک سے جنیوا یا کسی اور جگہ سے دورہ کر کے آ رہا ہوں۔ اور ایک کمیٹی یورپین ملکوں کی بنائی گئی ہے کہ کس طرح غریب ملکوں کی مدد کی جائے اور ہم نے بڑا پلان بنایا ہے اور منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے بڑی تفصیل سے بتایا کہ ہم یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ میں نے ان سے کہا کہ بڑی اچھی نیکی کی بات ہے، ضرور کرنا چاہئے۔ امیر ملکوں کو غریب ملکوں کی مدد کرنی چاہئے لیکن یہ بتائیں کہ یہ ان یورپین ممالک کا پہلا منصوبہ ہے یا پہلے بھی ماضی میں اس جیسے منصوبے بن چکے ہیں۔ تو انہوں نے کہا ہاں ہاں ماضی میں بھی بہت منصوبے بنے ہیں۔ میں نے کہا مجھے پہلے یہ بتائیں کہ ماضی کے جو منصوبے ہیں، ان منصوبوں کا کیا انجام ہوا۔ کتنے ملکوں کی یا کتنے لوگوں کی آپ نے اس منصوبے کے تحت غربت ختم کی ہے۔ کیا یہ منصوبے سنجیدگی سے چلے؟ تو کہنے لگے بڑا مشکل سوال ہے۔ ان کی اہلیہ بھی ساتھ تھیں۔ وہ بھی ہنس پڑیں کہ اب جواب دو اس کا۔ ان کی اہلیہ نے ذاتی طور پر خود، این جی او (N.G.O) بنائی ہوئی ہے اس کے ذریعہ افریقن ممالک میں جا کر مدد کرتی ہیں۔ بعض بڑے دور دراز علاقوں میں بھی گئی ہوئی ہیں۔ میں نے جا کے جب پتہ کیا تو پتہ لگا کہ وہاں وہ واقعی جاتی ہیں۔

تو بہر حال اگر ذاتی طور پر کوئی سنجیدگی بھی ہے تو کیونکہ ملکوں کی تنظیم کے ساتھ یہ سارا کاروبار وابستہ ہے اس لئے وہ خود کچھ نہیں کر سکتا۔ تو یہ دنیاوی تنظیمیں جو ہیں اپنے مفاد کی خاطر خدمت بھی کرتی ہیں، نہ کہ نیکی کے لئے، نہ کہ نیکی میں آگے بڑھنے کے لئے۔ جیسا کہ میں نے کہا بعض لوگ ان میں انفرادی طور پر نیک بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن کچھ کر نہیں سکتے۔ اور ان تنظیموں کے پروگرام بھی اس وقت تک چلتے ہیں جب تک اپنے مفاد ہوں۔ نہیں تو اگر مفاد نہ ہو اور خدمت کا جذبہ ہو تو ان ملکوں میں بے انتہا کھانے پینے کی چیزیں ضائع ہوتی ہیں۔ ان کو ضائع کرنے کی بجائے ان غریب ملکوں میں بھیجنے کا انتظام کر دیں تو بہت سوں کے پیٹ بھر سکتے ہیں۔ انسانیت کی بے انتہا خدمت ہو سکتی ہے۔ لیکن مقصد ان کے یہ نہیں ہیں۔ کیونکہ نیکیاں کر کے اللہ کی رضا تو مقصد نہیں ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اس کی بڑی تفسیر فرمائی ہے۔ اس میں سے کچھ خلاصہ بیان کرتا ہوں۔ یہ حکم جو ہے کہ ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ﴾ اس کے بارے میں بیان کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں کہ درحقیقت اسلام اور دوسرے مذاہب میں جہاں اور بہت سے امتیازات ہیں جو اس کی فضیلت کو نمایاں طور پر ثابت کرتے ہیں وہاں ایک فرق یہ بھی ہے کہ دوسرے مذاہب صرف نیکی کی طرف بلاتے ہیں مگر اسلام استباق کی طرف بلاتا ہے۔ اول تو نیکی اختیار کرو اور پھر نیکیوں میں استباق کرو۔ اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں استباق کا لفظ رکھا ہے جس میں بظاہر سرعت اور تیزی نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ لغت کے لحاظ سے دو آدمی اگر سست بھی چل رہے ہوں لیکن ایک دوسرے سے آگے نکل جائے تو اس نے استباق کر لیا۔ فرماتے ہیں کیونکہ یہاں ہر شخص کے لئے حکم ہے کہ وہ استباق کرے۔ اب اگر ایک شخص کوشش سے آگے بڑھے گا تو دوسرے کے لئے بھی حکم ہے کہ وہ بھی آگے بڑھے تو جب وہ اس سے آگے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

بڑھے گا تو پہلے والے کی کوشش ہوگی کہ اس سے آگے بڑھے تو ہر ایک کو کیونکہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کا حکم ہے اس طرح نیکیاں کرنے کی ایک دوڑ ہوگی۔ جس طرح جو روایت بیان کی ہے اس میں آتا ہے کہ صحابہؓ نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ اور جیسا کہ روایت بیان کی گئی ہے بڑے پریشان ہوتے تھے کہ فلاں ہمارے سے آگے کیوں نکل گیا۔

پس ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اس تعلیم کے مطابق نیکیوں میں آگے بڑھے اور اس بڑھنے کی طرف کوشش کریں، توجہ دیں۔ اور اپنی پوری استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ نیکیاں کرنے کی طرف توجہ دیں۔ ہر ایک کی اللہ تعالیٰ نے مختلف استعدادیں رکھی ہیں۔ کم از کم ان کے مطابق تو ہر ایک کو عمل کرنا چاہئے۔ اور پھر یہ ہے کہ ان نیکیوں میں بڑھنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔ ایک جب نیکیوں کے مقام پر پہنچے تو دوسرے کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کرے کیونکہ وہ بھی حکم ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ تو اس طرح نیکیوں میں بڑھنے کی دوڑ بھی لگی رہے گی۔ اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے نیکی کی جاگ بھی لگے گی۔ اس میں حسد نہیں ہوگا۔ کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں ہوگی بلکہ نیکی کرنے کی کوشش ہوگی۔ اس طرح جب آپ تبلیغ کریں گے اور جب نیکیاں کرنے کے لئے دوسروں کو اپنے ساتھ ملائیں گے اور برائی کے خاتمے کی کوشش کریں گے تو فرمایا جب اس طرح کرو گے تو تم یہ نہ سمجھو کہ اگر تم نیکیاں نہیں کرو گے تو کوئی فرق نہیں پڑتا نہیں، بلکہ ایک دن تم نے اللہ کے پاس آنا ہے اور تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تمہیں اکٹھا کرکے اپنے پاس لے آئے گا۔ اگر تم سست ہو نیکیوں کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے ہو تو تمہیں ان غفلتوں کا جواب دینا ہوگا کہ تم نے دعویٰ تو یہ کیا تھا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کی جماعت میں شامل ہوکر نیک اعمال بجالائیں گے۔ شرائط بیعت کی پوری پابندی کریں گے۔ لیکن عملاً تمہاری حالت ایک غافل انسان کی سی ہے۔ نہ تم نے حقوق اللہ ادا کرنے کی طرف توجہ کی، نہ تم نے حقوق العباد ادا کرنے کی طرف توجہ دی اور اگر تم یہ کر رہے ہو تو پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ تم فلاح پانے والے ہوگے، کامیاب ہوگے۔ اللہ کی رضا حاصل کرنے والے ہوگے اور اپنی کمزوریوں کے باوجود یہ نیکیاں کر رہے ہوگے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی تمہارے اس جذبے کی قدر کرتے ہوئے تمہیں نیکیوں کی توفیق دیتا چلا جائے گا کیونکہ وہ قادر خدا ہے۔ پس اب بھی وقت ہے، نیکیاں کرنے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ آہستہ آہستہ نیکیوں میں آگے بڑھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہر ایک کی صلاحیتوں اور استعدادوں کا بھی علم ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر ایک کی اپنی اپنی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ تم نے ایک ہی چھلانگ میں تمام نیکیاں حاصل کرلینی ہیں، تمام نیکیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرلینے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ تمہاری کامیابی اس میں ہے کہ تسلسل کے ساتھ نیکیوں میں قدم بڑھاتے رہو۔ تمہارے قدم رکیں نہیں۔ برائیوں کو پیچھے چھوڑتے جاؤ اور نیکیوں میں بڑھتے جاؤ اور پھر ہر ایک اپنے سے زیادہ نیکی کی طرف، نیک عمل کرنے والے کی طرف دیکھے۔ یہی حکم ہے اور اس سے نیکیوں میں مسابقت کی روح پیدا ہوتی ہے۔ لیکن وہی جیسا کہ میں نے پہلے کہا مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے۔ ایک تسلسل سے کام کرنا ہوگا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ بہترین نیکی وہ ہے جس پر انسان استقلال کے ساتھ قائم رہے۔ جو حالت بطور ایک دورہ کے ہوتی ہے وہ حقیقی نہیں بلکہ ایک مرض کا نشان ہوتی ہے۔ جس طرح ایک دماغی مرض والا انسان کبھی ہنسنے لگتا ہے تو ہنستا ہی چلا جاتا ہے، رونے لگے تو روتا ہی چلا جاتا ہے، کھانے لگتا ہے تو کھاتا ہی رہتا ہے، اگر سوتا ہے تو سوتا ہی رہتا ہے اور جاگنے لگے تو ہفتوں اسے نیند نہیں آتی۔ ان تمام باتوں میں اس کے ارادے کا دخل نہیں ہے۔ اور کسی فعل پر اسے سزا نہیں دی جاتی۔ اسے کوئی نہیں پوچھتا کہ اس قدر روتا یا ہنستا کیوں ہے بلکہ اس کا علاج کرتے ہیں اس کا رونا رنج پر اور ہنسنا خوشی پر دلالت نہیں کرتا۔ سونا غفلت کی اور بیداری ہوشیاری کی دلیل نہیں ہوتی۔ اسی طرح روحانی حالت میں بھی انسان پر ایسے اوقات آتے ہیں جب وہ کسی بیرونی اثر یا دماغی نقص کی وجہ سے ایک خاص حالت کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر نماز پڑھنی شروع کرتا ہے تو حد ہی کر دیتا ہے لیکن کچھ عرصے کے بعد اگر اس کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ بالکل چھوڑ چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا نمازیں پڑھنا روحانی حالت کی ترقی کی وجہ سے نہ تھا۔ کیونکہ اگر خدا کے لئے وہ پڑھتا تو چھوڑ تو نہ دیتا۔ وہ ایک بیماری تھی، جس طرح زیادہ کھانے اور زیادہ سونے کی بیماری ہوتی ہے اس طرح زیادہ نمازیں پڑھنے کی بیماری بھی ہوسکتی ہے۔ (خطبات محمود جلد نمبر 13 صفحہ 432) تو نیکی یہ نہیں ہے کہ کچھ وقت کے لئے کی اور بے انتہا کی اور چھوڑ دی۔ بلکہ مستقل مزاجی سے کی جائے، اس میں استقلال ہو۔ پس نیکی کرو اپنی طاقت کے مطابق کرو اور پھر اس میں بڑھتے چلے جاؤ۔ مستقل مزاجی دکھاؤ۔ بعض لوگوں کو جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا دورہ کی طرح نیکیاں کرنے کا جنون ہوتا ہے۔ نہ بھی دماغی عارضہ ہو تب بھی ایک فیز (Phase) آتی ہے اور پھر بالکل ہی جنون میں دوسری طرف نکل جاتے ہیں۔ اور اگر نمازیں نہ پڑھنے کا کسی آدمی کی وجہ سے دھکا لگ جائے، کسی عہدیدار کی وجہ سے، امام الصلوٰۃ کی وجہ سے، کسی لڑائی کی وجہ سے، کسی سے کسی رنجش کی وجہ سے تو پھر اللہ کی عبادت کرنا بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسی کئی مثالیں سامنے آجاتی ہیں یا بعض لوگ ایسے بناوٹی نیک ہوتے ہیں کہ انہیں خیال آجاتا ہے کہ ہم نے بہت نیکیاں کرلیں، اب ضرورت نہیں ہے۔ تو فرمایا کہ یہ نہیں ہے، نیکی وہ ہے جس میں بڑھتے چلے جاؤ اور مرتے دم تک نیکیاں کرنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ اور ان میں بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ۔ اسی میں تمہاری فلاح ہے، اسی میں تمہاری کامیابی ہے اور اسی سے تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرسکتے ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف روایات میں مختلف نیکیوں کو ادا کرنے کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے کہ کس طرح ان کو ادا کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جائے اور اس میں خوشخبریاں بھی دی ہیں۔ چند روایات پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا گر بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو، زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو۔ (مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخلہ بہ الجنۃ) تو پہلی شرط تو ایک مومن کے لئے یہی ہے کہ خدا کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، کام، کاروبار، ملازمت، بیوی، بچے، دنیاوی تعلقات اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں روک نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے میں روک نہ بنیں۔ اور اس کے بعد سب سے اہم حکم یہ ہے کہ نماز پڑھو جیسا کہ پہلے بھی میں بتا آیا ہوں کہ اس طرف بہت توجہ دو۔ زکوٰۃ دو، مالی قربانی کرو تاکہ جماعتی ضروریات کا بھی خیال رکھا جاسکے اور غرباء کی بھی مدد ہوسکے۔ اس کے لئے جماعت میں چندے کا نظام بھی قائم ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے لے کر آج تک خلفاء مختلف وقتوں میں چندوں کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ کچھ عارضی تحریکیں ہوتی تھیں، کچھ مستقل ہوتی تھیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک احمدی کو ماہوار باقاعدہ بھیجنا چاہئے۔ زکوٰۃ تو ایسا چندہ ہے جو ہر ایک پر لاگو بھی نہیں ہوتا، ہر ایک کے لئے واجب بھی نہیں ہے۔ لیکن جماعتی ضروریات پوری کرنے کے لئے دوسرے چندوں کا نظام جماعت میں قائم ہے۔ اس طرف پوری توجہ دینی چاہئے۔ مالی قربانی کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے بنیادی حکموں میں سے ایک ہے۔ قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ﴿یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ﴾ کے بعد فرمایا ہے ﴿وَمِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ﴾۔ مومن وہی ہیں اور نیکیاں بجا لانے کی دوڑ میں شامل وہی لوگ ہیں جو اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے۔ یہ نہیں کہ جب مالی قربانی کا سوال اٹھے تو بہانے بنانے شروع کر دیئے کہ ہم خود ہی جماعت کی براہ راست فلاں فلاں قربانی کر رہے ہیں۔ کام کر رہے ہیں یا اپنے کسی عزیز کی خدمت کر رہے ہیں اس لئے ہمیں چندوں سے چھوٹ مل جانی چاہئے۔ تو یہ نیکیوں میں پیچھے رہنے والی باتیں ہیں اور نفس کے بہانے ہیں۔ پھر فرمایا کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو۔ ان کا خیال رکھو، ان کے جذبات کا بھی خیال رکھو، ان کی ضروریات کا بھی خیال رکھو۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتایئے کہ وہ مجھے جنت میں لے جائے اور دوزخ سے دور رکھے، آپؐ نے فرمایا تم نے ایک بہت بڑی اور مشکل بات پوچھی ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو یہ

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of:
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672 (S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد
0092-4524-214750 ریلوے روڈ
0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

آسان بھی ہے۔فرمایا: تُو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ باقاعدگی سے زکوۃ ادا کر۔ رمضان کے روزے رکھ۔ اگر زادِ راہ ہو تو بیت اللہ کا حج کر، اگر اجازت ہو، وسائل بھی ہوں اور امن بھی ہو توحج کرو۔ پھر آپؐ نے یہ فرمایا' کیا میں بھلائی اور نیکی کے دروازے کے متعلق تجھے نہ بتاؤں۔ سنو روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے۔ صدقہ گناہ کی آگ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ رات کے درمیانی حصے میں نماز پڑھنا اجر عظیم کا موجب ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ (السجدہ:17) کہ اُن کے پہلو اُن کے بستروں سے تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے الگ ہو جاتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو سارے دین کی جڑ بلکہ اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا: دین کی جڑ اسلام ہے۔ اس کا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: کیا میں تجھے ان سارے دین کا خلاصہ نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! ضرور بتایئے۔ آپؐ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اسے روک کر رکھو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں کیا اس کا بھی ہم سے مؤاخذہ ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: عربی کا محاورہ ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ' تیری ماں تجھ کو گم کرے'۔ یعنی جب کسی کو افسوس سے کچھ کہنا ہو یا تاسف ہے اس وقت یہ فقرہ بولا جاتا ہے کہ لوگ اپنی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتیوں یعنی اپنے برے بول اور بے موقع باتوں کی وجہ سے ہی جہنم میں اوندھے منہ گرتے ہیں۔ (ترمذی ابواب الایمان باب فی حرمة الصلوٰة)

اس میں پہلی روایت کے علاوہ بھی چند باتوں کا ذکر ہے۔ یعنی رمضان کے روزے اور حج۔ پھر کیونکہ آپؐ میں امت کو سیدھے راستے اختیار کروانے کے لئے نیکیوں پر قائم کرنے کے لئے ایک تڑپ تھی اس لئے اور بہت سی نیکیوں کی باتیں آپؐ نے خود کھول کھول کر بیان کر دیں۔ کہ روزہ تمہیں گناہوں سے بچائے گا صدقہ خیرات، مالی قربانی تمہیں آگ سے بچائے گی، تہجد پڑھنا بہت بڑے اجر کا باعث ہوگا، پھر اس کی چوٹی جہاد بتایا اور اس زمانے میں جہاد کیا ہے، کیونکہ تلوار کا جہاد تو حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے بعد اب ختم ہو گیا جنگ اور قتال کو تو آپؑ نے دین کے لئے حرام قرار دے دیا۔ یہاں جہاد سے مراد اپنے نفس کے خلاف جہاد ہے۔ نفس کو برائیوں سے روک کر نیکیوں پر قائم کرنے کا بلکہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کا جہاد یہاں مراد ہے۔ مالی قربانیوں کا جہاد مراد ہے۔ دلائل سے دشمن کا منہ بند کرنے کا جہاد مراد ہے۔ آج دجال نے اپنی چالوں سے مسلمانوں کو اپنے دین سے لاتعلق کر دیا ہے۔ اس دجال کے خلاف اسی طرح کا ہتھیار استعمال کرتے ہوئے، اس سے وہ جہاد کرنا مراد ہے۔ وہ تو اپنے لٹریچر کے ذریعے سے جہاد کر رہے ہیں۔ تو جماعت احمدیہ بھی لٹریچر کے ذریعہ سے ہی جہاد کرتی ہے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے کا جہاد مراد ہے۔ اور انہی چیزوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ پھر جو دین کا خلاصہ آپ نے بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ اپنی زبان سے ہمیشہ اچھے کلمات نکالو۔ نیکی کی تعلیم دو۔ لوگوں کو کبھی اپنی زبان سے دکھ نہ دو، کبھی کسی کے جذبات کو کوئی کڑوی بات کہہ کر دکھ نہ پہنچاؤ۔ کیونکہ تمہاری باتیں ہی ہیں جو تمہیں جہنم میں لے جانے والی ہیں۔ بعض دفعہ مظلوم کی آہ لگ جاتی ہے۔ اور وہ ایک آہ ساری زندگی کی نیکیوں کو ختم کر دیتی ہے نیکیوں میں آگے بڑھنے والوں کی زبانیں ہمیشہ پاک صاف رہتی ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرنا، فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شامل ہونا، اس کی دعوت قبول کرنا اور اگر وہ چھینک مارے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب یَرْحَمُکَ اللّٰہ کی دعا کے ساتھ دینا۔ ایک اور روایت میں زائد بات یہ ہے کہ جب تو اسے ملے تو اسے سلام کہے اور جب وہ تجھ سے خیر خواہانہ مشورہ مانگے تو خیر خواہی اور بھلائی کا مشورہ دے۔

تو یہ ہیں نیکیاں پھیلانے اور ان پر بڑھنے کے طریقے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بتائے ہیں۔ اگر غور کریں تو دیکھیں ان باتوں پر عمل کر کے ایک خوبصورت معاشرہ قائم ہوگا۔ جو صرف نیکی کرنے والا معاشرہ ہوگا، جو صرف نیکی پھیلانے والا معاشرہ ہوگا، جو صرف نیکیوں میں آگے بڑھنے والا معاشرہ ہوگا۔ جہاں ایک دوسرے کو دعائیں بھی دے رہے ہوں گے اور خیر خواہی اور بھلائی کے مشورے بھی دے رہے ہوں گے۔ نیکی میں پیچھے رہ جانے والوں کو ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بھی ملا رہے ہوں گے۔

پھر ایک روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں جس نیکی میں ممتاز ہوا اسے اس نیکی کے دروازے میں جنت کے اندر آنے کے لئے کہا جائے گا۔ اسے آواز آئے گی، اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ تیرے لئے بہتر ہے۔ اسی سے اندر آؤ۔ اگر وہ نماز پڑھنے میں ممتاز ہوا تو نماز کے دروازے سے اسے بلایا جائے گا۔ اگر جہاد میں ممتاز ہوا تو جہاد کے دروازے سے۔ اگر روزے میں ممتاز ہوا تو روزے کے دروازے سے۔ اگر صدقہ میں ممتاز ہوا تو صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں جسے اس دروازے میں سے کسی ایک سے بلایا جائے اسے کسی اور دروازے کی ضرورت تو نہیں لیکن پھر بھی کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے آواز پڑے گی؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان خوش نصیبوں میں سے ہو۔

(بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین)

تو یہ ہے اصل نیکیوں میں بڑھنے والوں کا رویہ اور خواہش کہ کاش وہ ہر دروازے سے داخل ہوں اور کوشش یہ کرنی چاہئے کہ ہر قسم کی نیکی بجا لائی جائے۔ کیونکہ ایک دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ جہنم کے بھی دروازے ہیں اور بعض گناہگاروں کو جہنم کے دروازے جنت میں داخل ہونے سے روک بن سکتے ہیں۔ نمازیں پڑھنے والوں کے بارے میں جو آیا ہے کہ نمازیں ان پہ الٹا دی جائیں گی وہ اسی لئے ہے کہ اگر ایک نیکی کر رہے ہیں تو دوسری نیکیوں میں بھی بڑھنے کی کوشش کرنی ہے لیکن ایک نیکی انتہا تک پہنچ جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کو اس دروازے سے آواز پڑ جاتی ہے۔ تو اس لئے یہ نہیں کسی کو سمجھ لینا چاہئے کہ گناہ بھی کر رہا ہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا، باقی نیکیاں نہ بھی کر رہا ہو، اگر کسی کے حقوق سلب کر رہا ہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نمازیں پڑھ لو۔ موقع کے لحاظ سے بات کی گئی ہے اور دوسری جگہوں پہ اور باتیں بھی آرہی ہیں۔ تو اس لئے ہر قسم کی نیکی میں بڑھنے کی اور برائیوں کو چھوڑنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ اور پھر اگر کوئی کمی رہ گئی ہے پھر اللہ تعالیٰ جس میں زیادہ توجہ ہو آواز دے دے گا بلکہ اللہ کا فضل ہے بغیر اس کے بھی آواز دے سکتا ہے۔ لیکن بہرحال یہ ایک ترغیب دلانے کے لئے بتایا گیا ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو۔ غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ و خیرات میں ایسی دیر نہ کر مبادا جب جان حلق تک پہنچ جائے تو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا۔ وہ فلاں کا ہو ہی چکا ہے۔ یعنی مرنے والے کا اختیار تو اس سے نکل گیا۔ (بخاری کتاب الزکوٰة باب فضل صدقة الشحیح الصحیح)۔ تو وصیت کے ضمن میں بھی میں یہی کہنا چاہتا ہوں بعض لوگ جوانی میں یا اچھی عمر میں جب اچھی کمائی ہو رہی ہو، مال ہو، اس وقت وصیت نہیں کرتے اور بڑھاپے کے وقت جب

اعلان برائے ریلوے ریزرویشن

برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان 2004

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر 2004ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اُنکی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کیطرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2004ء تک ارسال کر دیں۔ اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ساٹھ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From station ....To.......................... Date......................

Class..Seat/Birth..

Train no......................................Name...

Sex(M/F)......................................Age:...

ضروری نوٹ:: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے احباب اس سہولت سے ضرور استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

(افسر جلسہ سالانہ قادیان)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

مرنے کا بالکل قریب وقت ہوتا ہے تو وصیت کے فارم فل (Fill) کرتے ہیں اور شکوہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری وصیت منظور نہیں ہوئی تو نیکی کرنے کی عمر یہی ہے کہ اچھے حالات میں نیکی کی جائے جب خیال ہو کہ مجھے اس کی ضرورت ہے تب 1/10 حصہ کی قربانی کی جائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''انسان کو چاہئے کہ اپنا فرض ادا کرے اور اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔ الہام کرنا اور رؤیا دکھانا یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ اس پر ناز نہیں کرنا چاہئے۔ اپنے اعمال کو درست کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ (البینۃ: 8) یہ نہیں کہا کہ جن کو کشوف اور الہامات ہوتے ہیں وہ خیر البریہ ہیں''۔ (الحکم جلد نمبر 11 نمبر 41 مورخہ 17 نومبر 1907ء، صفحہ 13)۔ بلکہ ایمان لانے والے اور نیک عمل کرنے والے ہی خیر البریہ ہیں۔

تو فرمایا ہے کہ یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ بعض لوگوں کو چار سچی خوابیں آ جائیں تو سمجھتے ہیں ہم بڑے نیک ہو گئے ہیں۔ نیکیوں میں آگے بڑھنے سے مراد صرف وہ شخص نہیں جس کو سچی خواب آ جائے۔ لوگ بھی ایسے لوگوں کو بعض دفعہ خراب کر رہے ہوتے ہیں کہ فلاں کو بڑی سچی خوابیں آتی ہیں اس لئے دعا کروانے کے لئے اس کے پاس جاؤ۔ تو ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں، الہام بھی ہوتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرما رہے ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے کہ وہ کسی کو سچی خوابیں دکھادے۔ تمہاری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھو، اگر سچی خوابیں آ بھی گئیں تو کسی قسم کی بڑائی نہیں پیدا ہونی چاہئے۔ وہ بھی مزید اللہ کی طرف جھکانے والی اور نیکیوں میں بڑھانے والی ہوں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا کہ صرف سچی خوابیں دیکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''پہلے نوع انسان صرف ایک قوم کی طرح تھی اور پھر وہ تمام زمین پر پھیل گئے۔ تو خدا نے ان کی سہولت کے تعارف کے لئے ان کو قوموں پر منقسم کر دیا اور ہر ایک قوم کے لئے اس کے مناسب حال ایک مذہب مقرر کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾ ...... ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾۔ (المائدہ: 49)...... ہر ایک قوم کے لئے ہم نے ایک مشرب اور مذہب مقرر کیا تا ہم مختلف فطرتوں کے جوہر بذریعہ اپنی مختلف ہدایتوں کے ظاہر کر دیں۔ پس تم اے مسلمانو! عام بھلائیوں کو دوڑ کر لو کیونکہ تم تمام قوموں کا مجموعہ ہو اور تمام فطرتیں تمہارے اندر ہیں''۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 146)

فرمایا کہ: چونکہ اے مسلمانو تمہارے اندر تمام قوموں کا مجموعہ ہے اس لئے تمام قوموں کی نیکیاں بھی تمہارے اندر ہونی چاہئیں۔ اور ان کو حاصل کرنے کی کوشش بھی کرو۔ پس آج ہم احمدیوں کے لئے ہی یہ حکم ہے۔ جن میں مختلف قوموں کے نیک فطرت لوگ داخل ہو رہے ہیں اس کا ایک یہ مطلب بھی ہے کہ جو بھی ایک دوسرے کی نیکیاں ہیں وہ اپنائیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''اسلام میں انسان کے تین طبقے رکھے ہیں، ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ، مُقْتَصِدٌ اور سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ۔ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ تو وہ ہوتے ہیں جو نفس امارہ کے نیچے میں گرفتار ہوں اور ابتدائی درجہ پر ہوتے ہیں جہاں تک ان سے ممکن ہوتا ہے وہ سعی کرتے ہیں کہ وہ اس حالت سے نجات پائیں۔ مُقْتَصِدٌ وہ ہوتے ہیں جن کو میانہ رو کہتے ہیں۔ ایک درجہ تک وہ نفس امارہ سے نجات پا جاتے ہیں لیکن پھر بھی کبھی کبھی اس کا حملہ ان پر ہوتا ہے اور وہ اس حملہ کے ساتھ ہی نادم بھی ہوتے ہیں۔ پورے طور پر ابھی نجات نہیں پائی ہوتی۔ مگر سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ وہ ہوتے ہیں کہ ان سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں اور وہ سب سے بڑھ جاتے ہیں۔ ان کی حرکات و سکنات طبعی طور پر اس قسم کی ہو جاتی ہیں کہ ان سے افعال حسنہ ہی کا صدور ہوتا ہے۔ گویا ان کے نفس امارہ پر بالکل موت آ جاتی ہے۔ اور وہ مطمئنہ حالات میں ہوتے ہیں۔ ان سے اس طرح پر نیکیاں عمل میں آتی ہیں گویا وہ ایک معمولی امر ہے۔ اسی لئے ان کی نظر میں بعض اوقات وہ امر بھی گناہ ہوتا ہے جو اس حد تک دوسرے اس کو نیکی ہی سمجھتے ہیں''۔ (الحکم جلد 9 نمبر 39 مورخہ 10 نومبر 1905ء، صفحہ 5-6)۔ یعنی بعض دفعہ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کے اتنے قرب میں پہنچ جاتے ہیں ان کے لئے بعض ایسی باتیں جو ایک عام آدمی کے لئے نیکی ہو وہ بھی ان کے نزدیک گناہ ہوتی ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ نص صریح ہے ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کو حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی، ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے''۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء، صفحہ 79)۔ فرمایا کہ اگر تم نیکیاں اس لئے کر رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو تو پھر محنت کرنی پڑے گی۔ ہر قسم کی نیکی کرنی ہوگی اور اس کے لئے مستقل مزاجی کی کوشش کرنی ہوگی۔ اور پھر جب اس طرح اپنی تکلیفوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نیکیاں کرنے کی کوشش کرو گے تو پھر ہی ہمیشہ کی خوشی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے''۔ یعنی ایک مضبوط قلعہ ہے۔ ''ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بعض اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں''۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم نہ صرف نیکیوں کو اختیار کرنے والے ہوں بلکہ ان نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے تقویٰ کے بھی اعلیٰ مدارج حاصل کریں۔ ہمارا ہر قول، ہر فعل، ہمارا اٹھنا بیٹھنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو۔ اللہ تعالیٰ جلسے کے ان دنوں میں جو آج سے شروع ہو چکا ہے آپ کو اس کی برکات حاصل کرنے والا بنائے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا بنائے۔ مہمان بھی اور میزبان بھی ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے اور جس مقصد کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں یعنی نیکیوں کو سیکھنے کے لئے اور نیکیوں کو پھیلانے کے لئے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے لئے اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔ عبادات کے بھی اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ اور مالی قربانیوں کے بھی اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے اپنے ماننے والوں کے لئے کی ہیں۔

احمدی شعراء کرام متوجہ ہوں

نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ قرآن کریم کی عظمت پر مشتمل احمدی شعراء وشاعرات کا کلام کتابی شکل میں شائع کرنا چاہتی ہے جس کے لئے انہوں نے عالمگیر جماعت احمدیہ کے شعراء و شاعرات سے اپنا اپنا کلام بھجوانے کی درخواست کی ہے لہذا ہندوستان کے تمام احمدی شعراء و شاعرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنا اپنا منظوم کلام شائع شدہ یا غیر شائع شدہ نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان کو بھجوائیں۔ ایسے احمدی شعراء جو وفات پا چکے ہیں ان کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کا کلام ہم تک پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ یکجائی صورت میں ربوہ بھجوایا جاسکے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

آداب تلاوت قرآن کریم

ایک شخص نے سوال کیا کہ قرآن شریف کس طرح پڑھا جائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''قرآن شریف تدبر اور تفکر سے پڑھنا چاہئے حدیث شریف میں آیا ہے ''رب قار یلعنه القرآن'' یعنی بہت سے ایسے قرآن کریم کے قاری ہیں۔ جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گذر ہو تو وہاں پر خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے۔ اور تدبر اور غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۹۹-۲۰۰) (نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

گلدستۂ درویشان کے

وہ پھول جو مرجھا گئے

حکیم بدرالدین عامل بھٹہ درویش قادیان

مکرم حاجی خدا بخش صاحب

ولد مولا داد صاحب شادی وال گجرات

ابتداء میں جو درویشان قادیان میں ٹھہرے تھے ان میں ۲۰ کے قریب درویش انصاراللہ کی عمر کے تھے اور باقی سب خدام کی عمر کے تھے اطفال کی عمر کا کوئی بھی درویش نہیں تھا۔ بابا حاجی خدا بخش صاحب بھی انصاراللہ میں شامل تھے۔ عبادت گزار اور کم گو بزرگ تھے۔ یوں تو ان پڑھ تھے مگر زندگی میں بہت کچھ تجربہ حاصل کیا ہوا تھا زندگی کے عام امور میں اور خاص کر کاشتکاری اور دودھ والے جانور پالنے میں بڑا گہرا تجربہ رکھتے تھے اور عام درویش آپ کے مشوروں سے فائدہ اُٹھاتے تھے۔ چند درویش جنہوں نے ابتداء درویشی سے ہی کاشتکاری اور بھینس پالنے کا شغل رکھا ہوا تھا وہ خاص کر آپ کے مشورہ سے مستفیض ہوتے تھے۔ چند ایک بار بیل اور بھینسیں خریدنے کیلئے درویشوں کو کرنال اور حصار تک جانا پڑا تو بابا خدا بخش صاحب کو خاص طور پر ساتھ لے کر جاتے رہے۔

آپ کا اصلی نام پیراں بخش تھا اس نام میں ایک حد تک شرک کا پہلو پایا جاتا تھا کیونکہ پیر تو کسی کی بخشش نہیں کر سکتے وہ تو خود محتاج ہیں۔ بخشش صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے۔ اس لئے امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹؓ نے آپ کا نام خدا بخش رکھ دیا تھا اور یہی نام آپ کا کاغذات میں رجسٹرڈ ہو گیا۔ آپ بھی ان خدام میں سے تھے جنہیں خدام حلقہ ناصر آباد کہا جاتا تھا ان خدام کو اس وجہ سے کہ یہ مستقل طور پر خدمتِ مرکز کیلئے بلائے گئے تھے انہیں ایک حد تک ماہوار گزارہ بھی دیا جاتا تھا۔ بابا خدا بخش صاحب بالکل سادہ زندگی گزارتے تھے اور اپنے گزارہ میں سے بچت کرتے رہتے تھے۔ ۱۹۵۰ء سے درویشان کی شادیوں کا سلسلہ شروع ہوا اور ۱۹۶۲ء تک بڑی سرگرمی سے جاری رہا از اں بعد خال خال درویش ہی باقی رہ گئے تھے جن کی شادی نہیں ہو سکی تھی۔ بابا خدا بخش صاحب کی بھی شادی نہیں ہو پائی۔ آپ نے باقاعدہ شرعی ڈاڑی رکھی ہوئی تھی۔ اور ۵۰ سال کی عمر تک آپ کے تمام بال سفید ہو چکے تھے۔ بالوں کو کبھی رنگ بھی نہیں دیا بدیں وجہ آپ بڈھوں میں شمار ہو کر شادی سے محروم رہے۔

۱۹۶۲ء میں محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ امیر جماعت احمدیہ نے حج کیا تو اس نیک نمونہ سے دیگر درویشان میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ہمیں بھی حج کرنا چاہئے۔ چنانچہ چار درویشان جو زادِ راہ رکھتے تھے اگلے سال حج پر جانے کیلئے تیار ہوئے ان کے اسماء اس طرح ہیں۔ (۱) مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب (۲) مکرم چوہدری عبدالحق صاحب (۳) مکرم افتخار احمد صاحب اشرف (۴) مکرم بابا خدا بخش صاحب اس طرح آپ حج کر آئے اور آپ کی طبیعت پر گہرا روحانی رنگ چڑھ گیا اور عبادات اور تہجد اور دُعاؤں میں آپ ایک مثالی وجود بن گئے۔ صدر انجمن احمدیہ کی جائیدادیں کی واگزاری کا کیس ۱۹۵۴ء سے چل رہا تھا اس کا آخری فیصلہ ۱۹۶۳ء میں ہو گیا اور صدر انجمن احمدیہ کی جائیدادیں واگزار ہو گئیں۔ اس میں ایک بڑی زرعی زمین بھی تھی۔ ۱۹۴۴ء میں گورنمنٹ نے موضع بھامڑی کا ریلوے سٹیشن نیلام کر دیا تھا جب ریلوے لائن قادیان سے آگے بیاس تک لے جانے کا پروگرام تھا تو بھامڑی قادیان سے اگلا سٹیشن بنانا تجویز ہوا تھا وہاں تک ریلوے لائن بچھانے کیلئے بھرتی بھی ڈال دی گئی تھی اور بھامڑی ریلوے سٹیشن کیلئے زمین بھی ایکوائر کر لی گئی تھی۔ بعد میں جنگ کی وجہ سے کام رکا رہا اور جنگ کے خاتمہ پر آزادی ہند کا پروگرام پختہ ہو گیا تھا اس لئے سرکار نے یہ منصوبہ ترک کر دیا اور جو زمین، لائن بچھانے اور ریلوے سٹیشن کیلئے ایکوائر کی گئی تھی وہ نیلام کر دی گئی۔ بھامڑی ریلوے سٹیشن کی زمین ۴۰ سٹینڈر ایکڑ تھی یہ زمین نیلامی میں صدر انجمن احمدیہ نے خرید لی تھی۔ اس پر قبضہ کیلئے وہاں ایک جلسہ کیا گیا تھا جس میں قادیان سے خدام کی خاصی تعداد گئی ہوئی تھی۔ ہمارے جلسہ پر بھامڑی کے لوکل افراد نے حملہ بھی کر دیا تھا اور اس جھڑپ میں طرفین کے ۱۸۰ افراد زخمی ہوئے تھے خاکسار بھی اس موقعہ پر گیا ہوا تھا۔ درویشوں میں سے مولوی بشیر احمد صاحب بانگڑوی بھی گئے ہوئے اور انہیں بھی زخم آئے تھے۔ یہ زمین جب واگزار ہوئی تو اس وقت گورنمنٹ اس کو پاکستان سے آئے پناہ گزینوں میں الاٹ کر چکی تھی اب وہ لوگ زخم خوردہ تھے گورنمنٹ نے صدر انجمن احمدیہ سے کہا کہ اس کے بدلہ میں آپ کو متبادل رقبہ دیا جا سکتا ہے۔ یہ زمین چاہی درجہ اوّل تھی اور اس کے تبادلہ میں بارانی زمین دی گئی۔ یہ زمین موضع مانے پور میں تھی اور چونکہ بارانی تھی۔ رقبہ میں اضافہ کر کے چالیس ایکڑ کی جگہ ۷۰ ایکڑ دی گئی تھی مانے پور میں اس پر قبضہ کیلئے یہ تجویز ہوا کہ بابا خدا بخش صاحب کو وہاں بھجوایا جائے۔ بابا جی تیار ہو گئے اور وہاں قریب تین سال تک قیام کر کے زمین کی نگرانی اور اسے کاشت کرواتے رہے۔ یہ گاؤں مانے پور پاکستان بارڈر پر تھا۔ اور چونکہ بارڈر ایریا کے لوگ (دونوں طرف کے) سمگلنگ بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے یہاں ہر آنے جانے والے کو پولیس مشکوک نگاہ سے دیکھتی ہے۔ چونکہ صدر انجمن احمدیہ کے افسران اور ناظر صاحبان کو بھی زمین کے معاملات ٹھیکہ بٹائی وغیرہ کیلئے بار بار وہاں جانا پڑتا تھا۔ اس لئے جماعت نے پسند نہیں کیا کہ وہاں یہ جائیداد قائم رکھی جائے خود درخواست دیکر اس کا تبادلہ دریائے بیاس کے کنارے ایک گاؤں رجوعہ بہادر پور میں کروالیا گیا ہے۔ چونکہ یہ بھی رقبہ بارانی تھا اس لئے برابر تبدیل ہو گیا تھا۔ یہ رجوعہ میں یہ زمین موجود ہے جس میں سے تقریباً پینتیس ایکڑ زیر کاشت ہے اور باقی رقبہ ڈھائے ہیں۔ زیر کاشت رقبہ میں صدر انجمن احمدیہ نے ٹیوب ویل لگایا ہوا ہے۔ اس رقبہ پر بھی قبضہ و نگرانی کیلئے مکرم بابا حاجی خدا بخش صاحب کو بھجوایا گیا اور آپ کئی سالوں تک یہ خدمت بحسن و خوبی بجالاتے رہے۔ از اں بعد آپ نے اپنی صحت اور کمزوری کے باعث معذرت کر دی آپ کی عمر بھی اب آرام کرنے کے مقام تک پہنچ چکی تھی آپ کو ریٹائر کر دیا گیا۔ آپ بڑی ہمت اور حوصلہ والے تھے جب تک صحت نے اجازت دی اپنے کام مثلاً لنگر خانہ میں جا کر کھانا لانا اپنے کپڑے دھولینا وغیرہ خود ہی کرتے رہے۔ جب آہستہ آہستہ صحت بہت کمزور ہو گئی تو آپ کو مکرم چوہدری ولی محمد صاحب گجراتی جو رشتہ میں آپ کے بھتیجے تھے اپنے گھر لے گئے اور تادم آخر آپ نے بابا جی خدا بخش صاحب کی بہت اچھے رنگ میں خدمت کی۔ علاج معالجہ میں ہر ممکن کوشش کے باوجود آپ روز بروز کمزور ہوتے چلے گئے اور آخر وہ وقت آن پہنچا جو ازل سے ہر ذی روح کیلئے مقدر ہے۔ آپ مورخہ ۲۸-۱۱-۸۳ کو بوقت شب جبکہ اس فانی دنیا کے باغوں میں ویسے ہی موسم خزاں کا راج ہوتا ہے۔ اس دنیا سے ناطہ توڑ کر بہشتی مقبرہ کی مقدس زمین کی گود میں آسودہ ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ آمین۔

۲۔ مکرم حافظ الٰہ دین صاحب ولد نواب دین صاحب ساکن مکھیال ضلع کیملپور

مکرم حافظ صاحب اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ باقی سارا خاندان مخالف تھا اور انہیں اس قدر تنگ کیا گیا کہ یہ اپنا علاقہ چھوڑنے پر مجبور ہو گئے آپ نے حفظ قرآن کریم کیا ہوا تھا اور پنجاب میں حفاظ کو عموماً مساجد میں امامت کی صورت میں روزی ملا کرتی تھی احمدی ہو جانے کے بعد کوئی بھی مسلم فرقہ آپ کو اپنی مسجد میں امامت کیلئے قبول کرنے کو تیار نہ تھا۔ آپ کی پہلی بیوی بھی آپ سے چھین لی گئی اور آپ کو گھر سے نکال دیا گیا آپ پریشان حال قادیان پہنچے یہ ۱۹۴۶ء ——— کی ابتداء تھی۔ یہاں ماہ مئی میں دیہاتی مبلغین کی کلاس نمبر ۳ شروع ہونے والی تھی آپ نے اس کلاس میں داخلہ کیلئے درخواست دیدی جو منظور ہو گئی اور آپ کلاس نمبر ۳ میں پڑھنے لگے۔ اس کلاس نے اگست ۱۹۴۷ء تک اپنی تعلیم ختم کرنی تھی۔ مگر ملک کی آزادی کی مہم کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی اور آزادی اپنے ساتھ لائی بدامنی، فساد اور خونریزی، قتل و غارت، لوٹ کھسوٹ، مار دھاڑ اور مکانات ڈھانا اور جلانا ان حالات میں قادیان کی اکثر آبادی کو اپنی معمول کی مصروفیات سے توجہ ہٹا کر حفاظت کا فریضہ ادا کرنا پڑا۔ اور دیہاتی مبلغین کلاس اپنی تعلیم سے توجہ ہٹا کر محلہ جات میں پہرہ داری اور دیگر خدمات میں شامل ہو گئے۔ تا آنکہ ملک تقسیم ہو گیا اور دونوں طرف آزادی وطن کے جھنڈے اس حال میں لہرائے گئے کہ لاکھوں لاشیں بے گور و کفن پڑی آزادی کی پرمسرت تقریب پر مسکرا رہی تھیں۔

آزادی کے اعلان کے بعد بھی تین ماہ تک گلی گلی میں مقتل کھلے رہے ہر دو طرف کے غنڈہ عناصر کو کھلی چھٹی تھی کہ انسانی خون سے ہولی کھیلیں بچوں کو دو منزلہ مکانوں کی چھتوں سے اچھال کر، زمین پر پٹاخہ چلا کر انسانیت کی گراوٹ کا ریکارڈ توڑیں مکان جلتے رہے۔ قدرت کی طرف سے بارشوں کی بہتات سے ساتھ کے ساتھ دھل کر زمین صاف ہوتی چلی گئی نومبر کے وسط تک زمین سے انسانی خون کے رنگ کا نشان تک مٹ گیا اور جگہ جگہ انسانی ہڈیوں کے ڈھانچوں کے ڈھیر پڑے رہ گئے جس پر سے گوشت پرندوں نے نوچ نوچ کر کھا لیا اور خالص ہڈیاں کئی سال تک انسانی ذہنوں کو جھنجھوڑتی رہیں۔ خدا خدا کر کے یہ دور وحشت کا ختم ہوا اور لوگ اپنے معمول کے کاروبار زندگی میں مصروف نظر آنے لگے جنوری ۱۹۴۸ء سے دیہاتی مبلغین کی کلاس کی پڑھائی دوبارہ شروع ہو گئی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت کے تحت ہوا کہ دیہاتی مبلغین کی اس کلاس نے تقسیم شدہ ہندوستان میں میدان تعلیم و تربیت میں اہم رول ادا کرنا تھا اس لئے ان کی اپنی ٹریننگ کا بھی خصوصی دھیان رکھا جانا چاہئے تھا لہٰذا خود بخود ایسے سامان ہوتے چلے گئے کہ اس کلاس کو پڑھائی اور ٹریننگ کیلئے ایک سال کی بجائے چار سال کا عرصہ میسر آ گیا۔ اور بعد از اں انہیں ہندوستان کی مختلف جماعتوں میں بھجوا دا گیا۔ یہ کل ۲۴ معلمین تھے۔ ان کی صلاحیتوں کا جائزہ لیکر

انہیں حسب موقعہ محل بھجوایا جاتا رہا۔

قادیان میں ۳۱۳ افراد کا انتخاب کرتے وقت کئی باتوں کو اس وقت مدنظر نہیں رکھا گیا تھا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مخفی حکمت کے تحت وہ سب ضرورتیں ان ۳۱۳ افراد میں مہیا فرمادی ہوئی تھیں۔ ۱۹۴۸ء میں رمضان کا مقدس مہینہ ۹ رجولائی کو شروع ہو رہا تھا۔ عین رمضان المبارک سے چند روز قبل یہ سوال سامنے آیا کہ رمضان میں نماز تراویح میں قرآن کریم سنانے کیلئے ہمارے پاس حفاظ کرام بھی موجود ہیں یا نہیں؟ جائزہ لینے پر یہ صورت حال سامنے آئی کہ ابتدائی درویشان میں دیہاتی مبلغین کلاس میں بہترین حافظ مکرم حافظ اللہ دین صاحب موجود ہیں۔ جن کی زبان نہایت صاف اور ہر طرح کی لکنت سے مبرا تھی۔ قرآن کریم بھی نہایت صحت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ دوسرے مورخہ ۵ جنوری کو پاکستان سے تبادلہ میں آنے والے افراد میں بھی ایک حافظ قرآن مکرم حافظ نور الٰہی صاحب بھی آگئے تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر دو مرکزی مساجد میں قرآن کریم سنانے کیلئے حفاظ کا انتظام فرمادیا الحمد للہ علی ذالک۔ مکرم حافظ اللہ دین صاحب نے ۳۰ سال تک مرکزی مساجد میں، کبھی مسجد مبارک اور کبھی مسجد اقصیٰ میں نماز تراویح میں قرآن کریم سنانے کی سعادت پائی۔

۱۹۵۲ء سے مدرسہ احمدیہ کا بھی نئے سرے سے اجراء ہوگیا تھا۔ مدرسہ میں حافظ کلاس بھی جاری کر دی گئی تھی۔ مکرم حافظ اللہ دین صاحب حافظ کلاس کے ٹیچر مقرر ہوئے تھے۔ اس کلاس کو بھی ۲۵ سال تک پڑھانے کی توفیق پائی اور حافظ صاحب کی شاگردی میں مزید چار پانچ نوجوان قرآن کریم حفظ کر کے ٹرینڈ ہوگئے اور انہوں نے یہ خدمت سنبھال لی تھی۔ ۱۹۸۰ء سے ہی حافظ صاحب سخت کمزوری محسوس کرنے لگ گئے تھے۔ (اس جگہ یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ مکرم حافظ صاحب کی دوسری شادی حیدرآباد دکن میں ہوئی تھی۔ اس بیوی کے بطن سے آپ کے دو لڑکے اور ایک لڑکی یادگار تھے۔ ایک لڑکا وفات پاچکا ہے۔ ایک لڑکا اور لڑکی موجود ہیں۔ لڑکا معلمین کلاس پاس کر کے پنجاب کے مختلف مقامات میں معلم کے فرائض ادا کر رہا ہے) کوئی خاص بیماری بھی نظر نہیں آتی تھی مگر کمزوری تھی کہ بڑھتی ہی چلی جاتی تھی۔ پہلے آپ کی رہائش مسجد اقصیٰ کے مغربی جانب والے خادم مسجد کے کوارٹر میں تھی بعد ازاں انہیں مسجد ناصر آباد کے قریب ایک کشادہ مکان میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اہلیہ اور بچوں نے بڑی خدمت کی اور جماعت کی طرف سے بھی ان کے علاج میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا گیا مگر کمزوری تھی کہ بتدریج بڑھتی ہی چلی جاتی تھی۔

کل من علیھا فان ہر ایک نے اپنے وقت پر سرائے فانی سے کوچ کر جانا ہے وقت مقدر کا انتظار ہر ایک کو کرنا پڑتا ہے۔ حافظ صاحب کا بھی وقت آن پہنچا تھا مورخہ ۸۳-۱۲-۳۰ کو جب ابھی جلسہ سالانہ کے مہمانان کی ایک خاصی تعداد بھی قادیان میں موجود تھی اور روحانی موسم بہار تھا دُعاؤں اور قبولیت کا مہینہ تھا مکرم حافظ صاحب چلتے کھیلتے گھر سے منہ موڑ کر آستانہ الٰہی کی محبت میں کشاں کشاں روانہ ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی اولاد کا مستقبل روشن اور تابناک بنائے۔ آمین۔ مورخہ ۸۳-۱۲-۳۱ کو بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

۳۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب غالب

ولد مکرم دلاور علی صاحب

بمقام سونیا بازار ڈاکخانہ کٹوریہ ضلع بھاگل پور بہار۔

مَیں اپنی یادداشتوں میں جب پیچھے کی طرف جھانکتا ہوں تو دور بہت دور ایک ہلکا سا تصور ابھرتا ہے۔ ۶۵ سال قبل میں دیکھتا ہوں کہ ایک پست قد نوجوان سائیکل پر سوار ہے۔ اس کے پاؤں پیڈل تک نہیں پہنچ پاتے وہ دائیں پیڈل کو دبانا چاہتا ہے تو آدھا جسم سائیکل سے دائیں جانب نیچے لٹک جاتا ہے۔ اور پھر بائیں طرف اسی انداز سے لٹکتا ہوا سائیکل بھگائے ہوئے چلا جا رہا ہے۔ میری طبیعت میں تجسس پیدا ہوا کہ دیکھوں ان کو کون سی مہم درپیش ہے کہ اس قدر دھوپ اور گرمی میں اس قدر مشکل فریضہ ادا کر رہا ہے۔ میں نے دو چار روز باقاعدہ جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ آپ دفتر تحریک جدید اور دارالمجاہدین کے درمیان چکر لگاتے رہتے ہیں۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ آپ دفتر تحریک جدید میں بطور مددگار کارکن ملازم ہیں۔ اور آپ کی ڈیوٹی دارالمجاہدین میں لگی ہوئی ہے دارالمجاہدین ان دنوں ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کی کوٹھی موسومہ بیت الحکمت میں تھا یہ کوٹھی اب بھی باب الانوار میں جوں کی توں موجود ہے۔

یاد رہے کہ جس طرح دیہاتی جماعتوں کی تربیتی ضروریات کو مدنظر رکھ کر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے دیہاتی مبلغین کلاس کا اجراء فرمایا تھا اسی طرح یورپ میں تبلیغ کیلئے گریجویٹ نوجوانوں کو ٹریننگ دیکر یورپ میں بھجوانے کا بھی منصوبہ بنایا گیا تھا اور قریباً ۳۰/۲۵ گریجویٹ نوجوان ٹریننگ پا رہے تھے اس کلاس کو مجاہدین کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور ان کا قیام بیت الحکمت میں تھا اور اسی ادارہ میں مکرم محمد ابراہیم صاحب مددگار کارکن تھے۔

سونیا بازار بھاگل پور سے اچھا خاصا سفر پیدل چل کر دو دو پہاڑیوں کے ایک درہ کو عبور کر کے ایک پچھڑا ہوا گاؤں ہے۔ اس گاؤں میں محمد ابراہیم صاحب نے آنکھیں کھولیں۔ گاؤں میں پرائمری تک کا سکول تھا وہاں ہی تعلیم حاصل کی اور بچپن گزارا بلوغت کے دروازہ پر دستک دیتے ہی والدین کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ آپ گاؤں میں ہی محنت مزدوری کرنے لگے وقت گزرتا گیا جس طرح بھی بن پڑا۔ آخر گاؤں کے ماحول سے تنگ آکر گھر سے بھاگ کھڑے ہوئے بھاگل پور لکھنؤ ہوتے ہوئے کانپور جا پہنچے۔ کانپور میں چونکہ یہ ایک تجارتی اور صنعتی شہر تھا مزدوری ملنے کے اچھے مواقع تھے۔ یہاں پر مزدوری کرتے رہے اور یہیں آپ نے احمدیت قبول کی کانپور میں علاقہ سیالکوٹ کے بھی کئی لوگ مزدوری کیلئے گئے ہوئے تھے ان میں سے ایک تعداد احمدیوں کی بھی تھی یہ لوگ جب سیالکوٹ اپنے گھروں میں ملنے کیلئے آئے تو ان کے ہمراہ محمد ابراہیم صاحب بھی چلے آئے کہ چلو اس طریقہ سے قادیان سے کچھ اور قریب ہو جاؤں گا سیالکوٹ میں بھی مزدوری کی۔ وہاں مزدوری کرتے رہے اور احمدی احباب سے تعلق قائم رکھا یہ ۱۹۳۵ء کا ذکر ہے۔ ۱۹۳۵ء میں جب سیالکوٹ سے احباب جماعت جلسہ سالانہ پر آئے تو آپ بھی ان کے ہمراہ جلسہ سالانہ پر قادیان آگئے اور اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر دستی بیعت کی سعادت پائی اور پھر قادیان میں ہی رہ پڑے۔ چار سال تک محنت مزدوری کر کے گزارہ چلاتے رہے آخر ۱۹۳۹ء میں دفتر تحریک جدید میں مددگار کے طور پر ملازمت مل گئی۔

آپ کا قیام رات کو بھی دارالمجاہدین میں ہوتا تھا۔ اور یہ سراسر علمی اور ادبی ماحول تھا۔ آپ بھی اردو میں معمولی تک بندی کرنے لگے کسی نے مذاقاً کہہ دیا کہ آپ تو اچھے خاصے شعر کہہ لیتے ہیں۔ آپ کا تخلص تو ذوق مناسب رہے گا (محمد ابراہیم ذوق ایک عظیم شاعر گذرے ہیں) چنانچہ آپ نے اپنے نام کے ساتھ ذوق لکھنا شروع کردیا۔

دارالمجاہدین اور جامعہ احمدیہ کے لڑکے گرمیوں میں پہاڑی علاقہ میں معلوماتی سیر اور ٹرپ کا پروگرام بنایا کرتے تھے۔ ۱۹۴۴ء میں ماہ جون میں دارالمجاہدین میں زیر تعلیم لڑکوں نے ڈلہوزی جانے کا پروگرام بنایا اس سفر میں پروگرام یہ تھا کہ پٹھانکوٹ تک ریل سے سفر کریں گے۔ اور آگے پہاڑی علاقہ میں سفر پیدل ہوگا۔ کھانا پکانے کا اور دیگر سامان ساتھ ہوگا جہاں رات آجائے گی وہیں قیام ہوگا اور اگلے روز پھر پیدل سفر جاری رہے گا مکرم محمد ابراہیم صاحب ذوق بھی ساتھ تھے۔ دو روز سفر کر کے تیسری رات ایک ایسے مقام پر ٹھہرنا تھا جو ڈلہوزی سے ۱۸ میل دور ہے۔ یہاں پہنچ کر اپنے خیمے نصب کر دیئے اور کھانے کی تیاری شروع ہوگئی۔ اس مقام سے ڈلہوزی بے شک ۱۸ میل دور ہے مگر اونچائی پر ہے اور رات کو ڈلہوزی کی لائٹیں صاف نظر آتی ہیں۔ سب دیکھ رہے تھے یہ نظارہ مکرم محمد ابراہیم ذوق بھی دیکھ کر متاثر ہو رہے تھے۔ اس پر انہوں نے ایک شعر ''ناموزوں'' کیا۔

جب رہ گئے ڈلہوزی کے اٹھارہ میل
ڈلہوزی آتا ہے نظر ستاروں کی طرح

اس پر واہ واہ کہہ کر سب نے داد دی اور کسی نے یہ کہہ دیا کہ آپ کے کلام میں تو غالب کا رنگ جھلکتا ہے اور آپ ذوق تخلص کرتے ہیں۔ آپ کا تو تخلص غالب ہونا چاہئے۔ تب سے آپ نے اپنا تخلص غالب کرلیا۔ رجائی طبیعت کے مالک تھے ہر ایک سے ہنس کر ملتے اور بات چیت میں تھوڑی تھوڑی ہنسی بھی شامل رہتی کسی کام کو بھی عار نہ سمجھتے اور جو کام کہا جاتا فوراً کرنے کو تیار ہو جاتے پان کھانا ان کی عادت تھی۔ اردو بولتے تھے اور لمبا عرصہ پنجاب میں رہنے کی وجہ سے پنجابی اچھی طرح سمجھ لیتے تھے مگر بول نہیں سکتے تھے۔ پاجامہ قمیص اور سر پر روی ٹوپی آپ کا لباس تھا۔ ۱۹۴۷ء میں جب قادیان سے لوگ جا رہے تھے غالب صاحب بھی کسی قافلہ (کنوائے) میں لاہور چلے گئے تھے۔ وہاں جا کر جب یہ معلوم ہوا کہ قادیان میں کچھ لوگ بطور درویش قیام پذیر ہیں۔ اور یہ کہ وہاں سے اشد ضرورتمند افراد کا تبادلہ متوقع ہے تو آپ نے اپنا نام قادیان آنے والوں میں لکھوا دیا اور باری آنے پر ۱۱ رمئی ۱۹۴۸ء کو قادیان آگئے۔ آپ نے اپنے قبول احمدیت کے بارہ میں اپنا حلفیہ بیان مولوی محمد صدیق صاحب فاضل کو نوٹ کرایا تھا جو کتاب بشارات رحمانیہ کے صفحہ نمبر ۵۲ پر ہے۔

''میں مقام سونیا بازار ضلع بھاگلپور ڈاکخانہ کٹوریہ علاقہ بہار کا رہنے والا ہوں۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے صوم وصلوٰۃ کا پابند ہوں چھوٹی عمر میں ایک کتاب بہشتی زیور پڑھا کرتا تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی نشانیاں بتائی گئی تھیں کہ جب مسیح آئیں گے تو ایسے ایسے کام کریں گے ان حالات کو پڑھ کر میں دردِ دل سے دُعا کیا کرتا تھا کہ خدایا جب مسیح آئے تو مجھے بھی اس کی جماعت میں داخل کرنا۔

آج سے تقریباً ۱۶-۱۵ سال قبل کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ عید الفطر کے دوسرے روز صبح کو میرے سر میں درد شروع ہوگیا تو میں گھر میں چارپائی پر لیٹ گیا اور درود شریف بھی پڑھنا شروع کر دیا اسی حالات میں مجھ پر کچھ غنودگی سی طاری ہوگئی اور میں نے اس غنودگی میں ایک نظارہ دیکھا کہ کچھ لوگ حلقہ

باندھے بیٹھے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو کہہ رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ آگئے ہیں میں نے بیدار ہوتے ہی لوگوں کو یہ خواب سنایا قریباً تمام نے کہا خواب اچھا ہے۔تم نے نبی کے بارہ میں دیکھا ہے اس کے بعد طبیعت کچھ اداس اور بے چین رہنے لگی بعض دفعہ طبیعت اتنی بے چین ہوتی تھی کہ میں الگ جاکر رونا شروع کر دیتا تھا بہت لوگ میری اس حالت کا سبب پوچھتے تھے مگر میں انکو بوجہ بے چینی کے کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکتا تھا آخر کچھ دنوں کے بعد میں گھر سے بھاگ نکلا اور بنارس جونپور گورکھ پور اور لکھنؤ میں ٹھہرتا ہوا کانپور سول لائن میں ایک صاحب مسمی عبدالرزاق جو غیر احمدی تھے کا ایک بنگلہ تھا جس میں بہت سی دوکانیں تھیں جہاں چندروز مزدوری کا کام کرتا رہا۔

اس بنگلہ میں منشی سراج الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کانپور کے لڑکے شریف احمد کی بھی دوکان تھی ایک دن کا ذکر ہے کہ لوگ اکٹھے بیٹھے آپس میں باتیں کررہے تھے میں بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا تو مجھ سے مسمی عبدالرزاق صاحب کے لڑکے نے دریافت کیا یوں تو تم صوم وصلوٰۃ کے بہت پابند ہو کبھی کوئی خواب بھی دیکھا ہے تو میں نے مذکورہ بالا خواب تفصیل کے ساتھ سنا دیا اس پر لوگ طرح طرح کی باتیں کرنے لگے مگر شریف احمد صاحب احمدی نے کہا کہ یہ پھر سناؤ میں نے پھر سنایا تو کہنے لگے کہ تمہارا خواب بہت سچا ہے آگے خدا تمہیں ہدایت کرے اور اس کے بعد میں اپنے کام میں لگا رہا۔

شریف احمد صاحب احمدی کے والد مجھے تبلیغ کرنے لگے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں دکھانے لگے اور علماء وقت کے حالات سے آگاہ کیا آخر مجھ پر احمدیت کی صداقت کھل گئی میں نے احمدیوں کے پیچھے نماز بھی پڑھنا شروع کر دی مکرمی سراج الدین صاحب نے احمدیت سے بھی آگاہ کیا اور چندہ کا بھی ذکر کیا۔

جب میں نے احمدیوں کے پیچھے نمازیں پڑھنی شروع کردیں تو لوگوں نے کچھ مخالفت بھی شروع کردی اور منع بھی کرنے لگے کہ اس طرف نہ جاؤ اس کے بعد میں نے خداتعالیٰ سے دُعائیں کیں کہ خدایا تو ہی راہ راست بتا میں سخت حیران ہوں کیونکہ دونوں طرف بڑے بڑے بزرگ اور عالم ہیں اب کس کی بات کا یقین کروں اور کس بات کا یقین نہ کروں اور میں اس وقت تک چندہ بھی نہیں دونگا جب تک تو خود مجھے اس شخص کے بارے میں نہ بتائے گا کہ یہ سچا ہے یا جھوٹا۔

پھر ایک رات میری طبیعت سخت بے چین رہی حتی کہ نیند بھی نہ آئی اسی حالت میں میرے دل میں ایک القا ہوا کہ جب صداقت کھل گئی ہے تو کیوں جلدی بیعت نہیں کر لیتے چنانچہ میں صبح بیدار ہوتے ہی احمدیوں کے پاس گیا اور کہا میں آج سے پورا احمدی ہو چکا ہوں اب چندہ بھی دونگا۔اس کے بعد میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیعت کا خط بذریعہ امیر جماعت (احمدیہ کانپور) لکھوا دیا حضور نے خاکسار کی بیعت منظور فرما کر جواب سے بھی اطلاع دی۔

میں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں (کہ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی اور شریر لوگوں کا کام) یہ خواب میں اسی طرح دیکھے تھے جس طرح کہ میں نے مولوی صدیق صاحب فاضل مجاہد تحریک جدید کو لکھوائے ہیں اور میں نے ۱۹۳۵ء کے جلسہ سالانہ میں ڈاکٹر بشیر احمد صاحب احمدی کے سامنے دستی بیعت کے موقع پر حضور پُرنور سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی سنائے تھے"۔

۱۱رمئی ۱۹۴۸ء کو قادیان آنے پر آپ کو بطور درویش رکھ لیا گیا۔اور دیگر درویشان کی طرح لنگر خانہ سے روٹی اور متفرق اخراجات کیلئے -/۵ روپے ماہوار گزارہ مقرر ہوا۔درویشان کی جب شادیاں کرنے کی ہدایت آگئی تو اولیت ان درویشان کو ملی جو صدر انجمن احمدیہ کے باقاعدہ ملازم تھے اور اپنے گریڈ کی مقررہ تنخواہ پاتے تھے باقی درویشان جو لنگر خانہ سے روٹی اور -/۵ روپے ماہوار پاتے تھے کی فیملی کیلئے گزارہ کا فیصلہ کچھ تاخیر سے ہوا اور ان کی شادیاں بھی تاخیر سے ہوئیں۔قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نمائندہ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نمائندہ تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے ناظر دعوۃ وتبلیغ کی حیثیت سے موجود تھے مکرم غالب صاحب دفتر تحریک جدید کے سابق مددگار کارکن ہونے کے ناطے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ہی منسلک رہے۔آپ کا قیام بھی الدار میں ہی تھا جب تک آپ کی شادی نہیں ہوئی آپ کھانا بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کی میس سے کھایا کرتے تھے اور محترم صاحبزادہ صاحب بھی ان پر بڑی نظر شفقت رکھتے تھے۔جب آپ کی شادی شاہجہانپور میں طے پاگئی اور دلہن کو لیکر آنے والے تھے خاکسار اور مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب ایک ضروری مشورہ کیلئے حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس گئے ہوئے تھے رات کا قریباً ۹ بجے کا وقت ہوگا۔حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ایک کام ذہن سے اترا ہوا رہ گیا ہے۔غالب صاحب شادی کیلئے گئے ہوئے ہیں کل صبح وہ آنے والے ہیں۔اور انکا پلنگ اور نواڑ پڑی ہے کیا اس وقت کوئی بننے والا مل سکے گا۔ہم نے عرض کیا حضرت ایک نہیں دو حاضر ہیں۔آپ وہ پلنگ اور نواڑ دیں ہم ابھی اس کو تیار کر دیتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت سیدہ ام طاہر رضی اللہ عنہا کے مکان الموسومہ دارالبرکات کے کمرہ میں وہ پلنگ اور نواڑ دکھادی ہم دونوں نے ہاتھوں ہاتھ ایک گھنٹہ کے اندر اندر پلنگ بن کر تیار کر دیا محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اتنی دیر میں ہمارے لئے چائے بنوا کر لے آئے اور یہ دیکھ کر کہ کام ہو چکا ہے۔بہت خوش ہوئے۔

شادی کے بعد اللہ تعالیٰ نے غالب صاحب کو اولاد کی نعمت سے بھی نوازا اور آپ کو پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے عطا فرمائے۔

۱۹۸۲ء میں ہی آپ کی طبیعت خراب رہنے لگ گئی تھی کھانسی بھی تھی اور سانس بھی پھولتا تھا۔بڑی توجہ سے علاج ہوتا تھا مگر فائدہ کی بجائے کمزوری بڑھتی جاتی تھی۔امرتسر جا کر مکمل ٹسٹ کرائے گئے تو معلوم ہوا کہ سانس کا عارضہ کھانسی کی وجہ سے نہیں ہے۔بلکہ کھانسی اور سانس پھولنا دونوں تکالیف ہارٹ کی وجہ سے ہیں۔یہ تشخیص ہو جانے پر ان لائنوں پر علاج شروع ہوا۔مگر بیماری جیت چکی تھی۔آخر وہ مقدر وقت آن پہنچا اور آپ ایک ہنستا کھیلتا بچوں سے بھرا ہوا گھر چھوڑ کر مورخہ ۸۳-۱۰-۱ کو داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کو روانہ ہوگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ شاکر صابر عبادت گزار وفادار فرمانبردار اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو بھی یہ خوبیاں عطا کرے اور ان کا مستقبل روشن اور تابناک بنائے آمین آپ موصی تھے مورخہ ۸۳-۱۰-۲ کو بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

☆☆☆

ضروری یاددہانی بسلسلہ مجلس شوریٰ بھارت 2004ء

جیسا کہ عہدیداران جماعت کو اخبار بدر کے مسلسل اعلان سے اطلاع ہو چکی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتہائے احمدیہ بھارت کی سولہویں مجلس مشاورت کی مورخہ 29 دسمبر 2004ء کو انعقاد کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

لہٰذا عہدیداران جماعت کو اس یاددہانی کے ذریعہ درخواست کی جاتی ہے کہ شوریٰ کیلئے اپنی جماعت کی مقررہ تعداد کے مطابق نمائندگان کا انتخاب کروا کر منتخب ناموں کی فہرست 30 اکتوبر تک خاکسار کو بھجوا دیں۔

اسی طرح اگر کوئی تجاویز ہوں جو شوریٰ کے ایجنڈا میں شامل کی جانی ہوں تو وہ بھی جماعت میں مشورہ کے بعد 30 اکتوبر 2004ء تک خاکسار کو بھجوا دیں تاکید ہے۔(محمد انعام غوری سیکرٹری مجلس شوریٰ بھارت قادیان)

محترم برکت اللہ منگلہ صاحب ایڈوکیٹ سرگودھا شہید کردیئے گئے

(پریس ڈیسک) پاکستان سے افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ 21/اگست 2004ء کو رات ساڑھے نو بجے محترم برکت اللہ صاحب منگلا ایڈوکیٹ کو ان کے گھر میں داخل ہو کر نامعلوم افراد نے ریوالور سے فائر کر کے شہید کردیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ایک مخلص احمدی خاندان کے فرد تھے۔انتہائی شریف النفس اور بے ضرر انسان تھے محنتی اور تجربہ کار وکیل تھے آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر کام کیا آج کل وہ اپنے حلقہ کے صدر تھے اور جماعت احمدیہ سرگودھا کے قاضی بھی مقرر تھے۔

تفصیلات کے مطابق ان کے گھر واقع اولڈ سول لائنز سرگودھا کے دروازہ پر رات کو کسی نے دستک دی محترم منگلا صاحب ان کی اہلیہ اور بیٹی گھر پر موجود تھے جب گھر کے خادم نے دروازہ کھولا تو اُس نے دیکھا کہ دو نوجوان دروازے پر کھڑے ہیں جنہوں نے خادم سے کہا کہ ہم نے منگلا صاحب سے بات کرنی ہے انہیں باہر بھیجو۔خادم پیغام لیکر واپس آیا مگر اسی اثنا میں حملہ آور گھر کے اندر گھس آئے اور صحن میں محترم منگلا صاحب کے سر کو نشانہ بنا کر ریوالور سے فائر کردیا۔منگلا صاحب وہیں گر پڑے اور جلد ہی اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔معلوم ہوا ہے کہ محترم منگلا صاحب کو مخالفین کی طرف سے دو دفعہ دھمکیاں مل چکی تھیں محترم برکت اللہ صاحب منگلا مولوی عزیز الرحمٰن منگلا مرحوم کے چھوٹے بھائی تھے انہوں نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ایک بیٹا کینیڈا میں مقیم ہے۔مرحوم کے ایک اور بھائی محترم عنایت اللہ منگلا امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں بطور پروفیسر کام کر رہے ہیں۔احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی وناصر ہو۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.

Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039

Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

خلفاءِ احمدیت کا سفر یورپ اور قرآنی پیشگوئی

صدیق اشرف علی - موگرال کیرلہ

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا موجودہ دور احمدیت کے ذریعہ ادیان عالم پر غلبہ حاصل کرنے کا دور ہے۔ فتنہ دجالیت کو پاش پاش کرنے کا دور ہے۔ صلیبی مذہب کی پسپائی کا دور ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ اس پیشگوئی کی روشنی میں اسلام کا سورج مغربی ممالک سے طلوع ہونا مقدر ہے۔ چنانچہ ۱۹۲۴ء میں خلفاءِ احمدیت میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یورپ کا سفر اختیار کیا۔ اس سفر کا اہم مقصد اسلام کی تبلیغ کیلئے ایک مضبوط بنیاد قائم کرنا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر آپ نے مسجد فضل لندن کی بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔ آج وہی جگہ اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کا اہم مرکز بنا ہوا ہے۔

اس موقع پر لندن میں منعقد مذاہب عالم کانفرنس میں آپ کا نہایت قیمتی خطاب جو "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے نام سے شائع شدہ ہے، حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ نے پڑھ کر سنایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دوبار یورپ کا سفر اختیار کیا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے بھی متعدد بار یورپ کا سفر اختیار فرمایا۔ وفات مسیح ناصریؑ کے موضوع پر لندن میں منعقدہ عالمی کانفرنس میں تاریخی خطاب بھی فرمایا۔ نیز آپ نے ۴؍جولائی ۱۹۶۷ء کو یورپ روانہ ہونے سے قبل ربوہ کی مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"میرا یہ سفر بڑا ہی اہم ہے۔ میں اہل یورپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کیلئے اب تباہی سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے وہ یہ کہ وہ اپنے خدا کو پہچانیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹھنڈی چھاؤں تلے جمع ہو جائیں آپ یہ بھی دُعا کریں کہ ان باتوں کو میں احسن طریق پر وہاں پیش کرسکوں تا بچنے والے بچ جائیں اور جو تباہ ہونے والے ہوں وہ دوسروں کیلئے عبرت بنیں۔ اور دنیا کو پتہ لگ جائے کہ ایک زندہ اور قادر مطلق خدا موجود ہے۔ ہر چیز اس کے علم میں ہے"۔

(لائحہ عمل لجنہ اماء اللہ بھارت صفحہ ۲۷)

۱۹۸۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو پاکستان سے ہجرت کر کے لندن جانا پڑا اور آپ نے آخر تک وہیں قیام فرمایا۔ اس انقلابی دور میں اسلام کی کامیابیوں اور ترقیوں کے بہت سارے کام انجام پذیر ہوئے۔ عالمی پریس کا قیام ہوا۔ M.T.A کا اجراء ہوا قرآن کریم کے سو سے زائد زبانوں کا ترجمہ شائع کرنے کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جانے لگا۔ جس میں سے پچاس سے زائد زبانوں میں تراجم شائع بھی ہو چکے ہیں۔ اسی دوران احمدیت کی دوسری صدی کا آغاز ہوا اور آپ نے اس تاریخی موقع پر یورپ میں بیٹھ کر سارے عالم سے خطاب فرمایا۔ اس طرح ایک طویل عرصہ خلیفۂ وقت کو یورپ میں قیام کرنا پڑا۔ اور وہیں پر آپ کی وفات ہوئی اور تدفین بھی یورپ میں ہی عمل میں آئی۔

پھر دنیا کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا کہ نہ صرف کروڑوں احمدیوں نے بلکہ غیروں نے بھی انتخاب خلافت کی کارروائی کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ اور خدا کی قدرت کو جلوہ گر ہوتے ہوئے MTA کے ذریعہ دیکھا۔

سب سے بڑھ کر خلافتِ خامسہ کا انتخاب بھی مسجد فضل لندن یعنی یورپ میں ہی عمل میں آیا۔ اس طرح خلافتِ خامسہ کے مظہر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارک دور بھی یورپ سے ہی شروع ہوا۔ ان سب واقعات کو کیا محض اتفاق کہا جا سکتا ہے۔ نہیں کبھی نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کے پیچھے خدا تعالیٰ کی عظیم قدرت کام کر رہی ہے۔

تقریباً کوئی تیس پینتیس سال پہلے کی بات ہے کہ خاکسار اپنے دوست برادرم خلیل احمد صاحب کے گھر یوپی گیا ہوا تھا۔ ان دنوں ان کے والد مکرم حاجی بشیر احمد صاحب مرحوم بیجوپورہ ضلع سہارنپور جماعت کے صدر تھے۔ مرحوم بہت نیک اور دُعا گو بزرگ تھے۔ حاجی صاحب مرحوم مکرم مولوی مظہر احمد صاحب وسیم مبلغ سلسلہ احمدیہ کے دادا تھے۔ خاکسار ان دنوں جامعہ احمدیہ کا طالب علم تھا۔ حاجی صاحب نے خاکسار سے دریافت فرمایا۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے سفر یورپ کا قرآن میں کہاں ذکر ہے۔ میں حیران تھا کیا ایسا ہے کہ حضورؓ کے سفر یورپ کا ذکر قرآن میں موجود ہو۔ میری حیرانی کو توڑتے ہوئے حاجی صاحب نے فرمایا۔ جب قرآن کریم میں مکھی اور چیونٹی کا ذکر موجود ہے تو کیا اسلام کے اس عظیم اور موعود خلیفہ کے سفر یورپ کا ذکر قرآن میں موجود نہ ہو۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے اور وہ بھی اس سفر کا جو خدا کی مشیت سے کیا گیا ہو اور جو اسلام کی سر بلندی اور عظمت قائم کرنے کیلئے اختیار کیا گیا ہو۔

مکرم حاجی صاحب کی بات میرے دل میں میخ کی طرح پیوست ہوگئی اور سالوں گزر جانے کے بعد بھی میرے ذہن میں ہچکولے کھاتی رہی۔ اور ایک دن میری خوشی کی انتہا نہ رہی جب میری نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ایک اہم خطاب پر پڑی۔ آج قارئین کو بھی اس خوشی میں شریک کرنا چاہتا ہوں۔ آپؓ کا یہ خطاب اردو ریویو آف ریلیجنز میں ۱۹۲۴ء کی اشاعت میں "حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر یورپ، اہمیت، اغراض" کے عنوان سے شائع شدہ ہے۔ اس خطاب کے چند اقتباس قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں آخر میں اس امر کے بیان کرنے سے بھی نہیں رُک سکتا کہ یورپ کی طرف مسیح موعود یا آپ کے کسی جانشیں کا اس غرض سے سفر کرنا جس غرض سے میں نے سفر کیا ہے۔ قرآن میں بھی مذکور ہے۔ پس معلوم ہوتا ہے اس قسم کے سفر کے بغیر اسلام کی حفاظت کامل نہیں ہوسکتی۔ یہ ذکر سورہ کہف میں ہے جس میں اللہ تعالیٰ ذوالقرنین کی نسبت فرماتا ہے حَتّٰی اِذَا .... مِنْ اَمْرِنَا یُسْراً O (کہف رکوع ۱۱) پس ذوالقرنین ایک راستہ کی طرف چلا۔ یہاں تک کہ وہ مغرب کے ملکوں میں پہنچ گیا اور دیکھا یہ ممالک جہاں سورج ڈوبتا ہے ایک گدلے چشمے کی طرح ہیں۔ جن میں پانی تو ہے مگر بدبودار اور گندہ جو استعمال کے قابل نہیں رہا۔ اور اس نے اس چشمہ کے پاس ایک قوم دیکھی جس کی نسبت ہم نے ذوالقرنین سے کہا تو ان کے متعلق کوئی فیصلہ کر یا تو یہ فیصلہ کر کہ یہ تباہ کر دیئے جائیں یا تُو ان سے ایسا سلوک کر کہ ان کی حالت اچھی ہو جائے۔ ذوالقرنین نے جواب میں کہا کہ جو ظلم کرنے والا ہوگا اس کو تو میں عذاب دونگا اور پھر وہ خدا کی طرف لوٹایا جائے گا یعنی مر جائے گا اور اس کو ایسا سخت عذاب ملے گا جو کسی کو کم ہی ملا ہوگا۔ اور جو شخص ایمان لائے گا۔ اور نیک عمل کرے گا پس اس کو نیک جزا ملے گی۔ اور ہم اسے اپنے احکام سہولت کے ساتھ اور آسانی کے ساتھ سمجھائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں کہ ذوالقرنین آپ کا نام ہے اور گدلے چشمہ سے مراد مسیحی تعلیم ہے جو ہے تو خدا کی طرف سے مگر اب وہ خراب ہوگئی ہے اور استعمال کے قابل نہیں مغرب کے لوگ اس چشمہ کے پاس ہیں یعنی اس گندی تعلیم کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور قرآن کریم کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

پس جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کے مطابق ذوالقرنین آپ ہیں اور مغربی ممالک سے مراد یورپ و امریکہ کے لوگ ہیں جو مسیحیت کے چشمہ پر ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے مسیح موعود یا ان کے کسی جانشین کو مغربی ممالک کا سفر کرنا ہوگا کیونکہ قرآن میں لکھا ہے۔ فَاَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ ۔ ذوالقرنین ایک ملک کی طرف گیا جو مغرب میں تھا۔ پس یہ سفر قرآن کریم کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے نبیوں کے جانشین چونکہ نبیوں کے قائمقام ہوتے ہیں۔ اُن کا کام نبیوں کا کام ہی کہلاتا ہے پس خلیفہ مسیح موعود کا جانا ایسا ہی ہے جیسے مسیح موعود کا جانا۔" (صفحہ ۳۹)

"تبلیغ کیلئے باہر جانا خلیفہ کیلئے درست نہیں۔ اس کا اصل کام تبلیغ کی نگرانی ہے... تبلیغ کی مشکلات کو معلوم کرنے اور ایسا مقامی علم حاصل کرنے کیلئے ہے جو آئندہ مغربی ممالک میں تبلیغ کرنے کیلئے ممد ہو اور ان خطرناک آفات کو معلوم کرنے اور ان کا علاج دریافت کرنے کیلئے ہے جو مغربی ممالک میں اسلام کے پھیلنے کے ساتھ ہی پیدا ہونے والی ہیں۔ اور جن کو اگر پہلے سے مدنظر نہ رکھا گیا تو اسلام کا مغرب میں پھیلنا ہی اسلام کی تباہی کا موجب ہوگا"۔

(صفحہ ۳۳)

"اگر یورپ کے مالدار اور فلاسفر مسلمان ہوگئے اور دنیا کی شان و شوکت نے مسلمانوں کی آنکھوں کو چندھیا دیا تو اس وقت اگر یورپ کے نو مسلموں نے کہا کہ پردہ سے مراد خدا تعالیٰ کی یہ پردہ نہیں ہوسکتا تھا بلکہ اُس سے مراد صرف اس وقت کی ضرورتوں کو پورا کرنا اور بعض فسادوں سے بچنا تھا تو تمام عالم اسلام کہے گا سبحان اللہ کیا نکتہ نکالا ہے"۔

پس ہم دو آگوں میں ہیں۔ اگر ہم یورپ کو مسلمان نہیں کرتے تب اسلام خطرہ میں ہے۔ اور اگر ہم اسے مسلمان کرتے ہیں تب بھی اسلام خطرہ میں ہے۔ پس ہمارا فرض ہے... ہر ممکن پہلو سے غور کریں اور کوئی ایسی تدبیر نکالیں جس سے یہ دقتیں دور ہوں اور مغربی ممالک اسلام کو قبول بھی کر لیں اور اسلام کی اصلی شکل کو بھی نقصان نہ پہنچے۔"

(صفحہ ۳۴)

"تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ پھر یورپ میں تبلیغ کے کام کو چھوڑ دو کیونکہ کے یورپ کسی غیر معروف بے کس آدمی کا نام نہیں۔ یورپ ایک زندہ طاقت کا نام ہے۔ جس کی مثال اس ریچھ کی ہے۔ جس کو چھوڑنے کیلئے مسافر تو تیار تھا۔ مگر وہ مسافر کو چھوڑنے کیلئے تیار نہ تھا"۔ (صفحہ ۳۶)

"میری عقل یہی کہتی ہے کہ حالات ایسے ہی ہیں۔ مگر میرا ایمان کہتا ہے کہ تیرا فرض ہے کہ تو اس مصیبت کو جو اگر اسلام پر نازل ہوئی تو اسکو کچل

باقی صفحہ: 13 پر

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا بابرکت مختصر دورہ کیرلہ

☆۔کوڑووایور میں مسجد کا سنگ بنیاد☆ منارگھاٹ میں مسجد کی توسیع ☆ جماعتوں میں خصوصی اجلاسات۔ راشٹر دیپکا سے انٹرویو۔ کینانور میں مشن ہاؤس، اور کلنک کا افتتاح اور تبلیغی و تربیتی مساعی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۲ تا ۱۷ ستمبر ۲۰۰۴ کیرلہ میں مختصر و بابرکت دورہ فرمایا آپ نے مع اہلیہ صاحبہ محترمہ مورخہ ۱۲ ستمبر صبح ساڑھے دس بجے بذریعہ ہوائی جہاز کوئمبتور میں ورود فرمایا احباب جماعت نے نہایت احترام سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ تھوڑی دیر آرام فرمانے کے بعد آپ مسجد احمدیہ تشریف لے گئے۔ نمازوں کے بعد مختصر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں چند سال قبل اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کیلئے آیا تھا تو یہ جماعت صرف چند افراد پر مشتمل تھی اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سارے نو احمدیوں کو دیکھ کر بے حد مسرت ہوتی ہے۔ اسی طرح یہاں کی نہایت خوبصورت وسیع و عریض اور باوقار مسجد دیکھ کر بھی بہت خوشی ہوئی، فالحمد للہ علی ذالک۔

اس کے بعد شام کو آپ دونوں بزرگ مکرم اے کیو مسلم صاحب اور مکرم اشرف علی صاحب کے ہمراہ قدرتی مناظر سے مزین بعض مقامات کی سیر و تفریح کیلئے تشریف لے گئے۔

دو روز کے بعد مورخہ ۱۵ ستمبر صبح ایک نئی جماعت کوڑووایور تشریف لے گئے وہاں مسجد کیلئے سنگ بنیاد نصب فرمایا اس کے بعد ایک پرانی جماعت منارگھاٹ تشریف لے گئے یہاں پرانی ایک مسجد ہے جس کی توسیع کے لئے آپ نے نئے سرے سے سنگ بنیاد نصب فرمایا اور Rashtra Deepika کے نمائندگان نے آپ کا انٹرویو لیا۔ مورخہ ۱۷ ستمبر کی اشاعت میں اس بارے میں نہایت شاندار رپورٹ شائع ہوئی جو درج ذیل ہے۔

”قرآن کریم سینے کے ساتھ چمٹائے ہوئے بھارت کے امیر“

”جماعت احمدیہ بھارت کے امیر حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سے راشٹر دیپکا کا انٹرویو“

”قرآن مرد اور عورت کو مساوی حقوق دیتا ہے“

”خدا تعالیٰ کو بہت ناپسندیدہ امر طلاق ہے“ کے (دامودرن)

اپنے قول و فعل سے دوسروں پر کسی قسم کا ظلم کئے بغیر معاشرے کی بھلائی کو مدنظر رکھتے ہوئے زندگی گذارنا چاہئے بشمول قرآن کریم کے تمام مذہبی کتب کی یہی تعلیم ہے اہل مذاہب ان تعلیمات سے دور ہٹ جانے کے باوجود دنیا کی بھلائی اور باہم اُخوت کی عظمت کو مضبوطی سے تھامنے والی ایک جنتا یہاں رہ رہی ہے وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے احمدی لوگ ہیں۔ جماعت احمدیہ بھارت کے امیر حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ہیں باتیں (سوالات) جتنی بھی تکلیف دہ کیوں نہ ہوں نہایت خوشنما مسکراہٹ کے ساتھ ان کا آپ سامنا کرتے ہیں۔ آپ صحیح معنوں میں جماعت احمدیہ کے پیغام کو عملی جامہ پہنانے والی شخصیت کے مالک ہیں۔

جب مکہ اور مدینہ کی مسجدوں میں عورتیں داخل ہوسکتی ہیں تو کالیکٹ اور کینانور میں کیوں داخل نہیں ہوسکتیں ہیں۔ یہ سوال ایک انقلاب انگیز ہونے کے باوجود اس میں یکسانیت اور یکجہتی کا پیغام پایا جاتا ہے۔ امیر نے بتایا کہ یہی ہمارا مشعل راہ ہے۔

انہوں نے بتایا کہ جہیز ایک قومی آفت ہے اس کے خلاف جو بھی میدان عمل میں آئیں گے ہم اُن کے ساتھ تعاون کرنے کیلئے تیار ہیں۔ شادی بیاہ کے سلسلہ میں اسلام کا عمومی اصول یہ ہے کہ مرد مہر دے کر عورت سے شادی کرے لڑکی کے ولی کو یہ بھی حق دیتا ہے کہ مرد عورت کو کتنا مہر دے لیکن آج مسلمانوں کا رجحان اس کے بالکل مخالف ہے جہیز کے خلاف جماعت احمدیہ پورے زور کے ساتھ میدان عمل میں کارفرما ہے اگر یہ ثابت ہوجائے کہ ہماری جماعت میں کسی نے جہیز کا مطالبہ کیا ہے تو جماعت سے اُسے باہر لا جائے گا۔

قرآن کریم مرد اور عورت کو برابر کا حق دیتا ہے اگر اس بارے میں لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں تو یہ اسلام کا قصور نہیں ہے بلکہ گم گشتہ راہوں کا قصور ہے۔

ایسی باتیں صرف اُس شخص کے منہ سے ہی نکل سکتی ہیں جسے قرآن پر کامل یقین ہو امیر نے بتایا کہ عورتوں کے حقوق کے لئے آواز اٹھانے والوں کے ساتھ ہم تعاون دیتے ہیں۔

مسلمانوں میں پائے جانے والے طلاق کے بارے میں بھی امیر اور ان کی جماعت کا اپنا نظریہ ہے طلاق خدا کی نظر میں سخت ناپسندیدہ امر ہے صرف ایک ہی وقت میں تین دفعہ طلاق دینے سے میاں بیوی کے تعلقات ختم نہیں ہوتے قرآنی آیات کی روشنی میں انہوں نے بتایا کہ تین دفعہ طلاق دینے میں تین مہینے کے وقفہ کی ضرورت ہے جماعت احمدیہ نے دنیا کے سامنے بانگ دہل یہ اعلان کیا تھا کہ عراق کی جنگ میں امریکہ حق بجانب نہیں ہے اس کے ساتھ ہی عراق کے حکمران بھی غلطی پر ہیں آپ نے بتایا کہ صحیح معنوں میں جہاد نفس کے ساتھ کیا جاتا ہے اس زمانہ میں ہتھیاروں کے ساتھ مذہب کی خاطر جنگ کرنا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ وطن سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے یہی بات ہمارا نصب العین ہے۔ (راشٹرا دیپکا 17.9.04)

منارگھاٹ کے پروگرام سے فارغ ہوکر حضرت صاحبزادہ صاحب کالیکٹ کے لئے روانہ ہوئے اور شام سات بجے کالیکٹ پہنچے اس کے بعد مسجد احمدیہ تشریف لے گئے بعد نماز عشاء حضرت صاحبزادہ صاحب نے مسجد میں کثیر تعداد میں موجود احباب جماعت کو خطاب کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ افریقہ، کینیڈا، سوئزرلینڈ وغیرہ کے ایمان افروز دورے اور جلسہ سالانہ کے بارے میں مختصر ذکر فرما کر خلافت کی برکات سے جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے افضال الٰہی کا ذکر فرمایا۔

دوسرے دن صبح حضرت صاحبزادہ صاحب مع اہلیہ صاحبہ محترمہ اور اراکین وفد کینانور کیلئے روانہ ہوا وہاں مسجد احمدیہ کینانور ٹاؤن سے ملحق ہال میں کیرلہ کی صوبائی مجلس عاملہ کی ایک ضروری میٹنگ کو خطاب فرمایا۔

اس سے قبل مسجد سے ملحق نئے تعمیر شدہ مشن ہاؤس کا اجتماعی دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔

مورخہ 17 ستمبر بروز جمعہ خطبہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ کے حوالہ سے نظام وصیت کی وسعت کی ضرورت پر زور دیا۔

شام کو پانچ بجے کینانور کے وسیع و عریض سٹی سینٹر عمارت میں منعقدہ ایک تقریب میں آپ نے شرکت فرمائی سٹی سینٹر ایک مارکٹنگ مرکز ہے اس کی تیسری منزل میں مدراس اپولو ہسپتال کے ساتھ منسلک ایک کلینک کا حضرت میاں صاحب نے افتتاح فرمایا۔ اس کی رپورٹ مورخہ ۱۸ ستمبر ۲۰۰۴ اخبار ماتر دبھومی میں تصویر کے ساتھ شائع ہوئی چونکہ اس تقریب کے بارے میں وسیع پیمانہ پر دعوت نامے جاری کئے گئے تھے اس وجہ سے کافی تعداد میں منتخبہ احباب اور مختلف جماعتوں کے احمدی حضرات تشریف لائے ہوئے تھے۔ اخباری رپورٹ درج ذیل ہے۔

صحت جسمانی کیلئے دعا اور ایمان و یقین کی ضرورت ہے مرزا وسیم احمد

کینانور۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہندوستان کے امیر حضرت مرزا وسیم احمد نے بتایا کہ دوائیاں اور جدید علاج و معالجہ کی سہولتیں ہی نہیں بلکہ غیر متزلزل دعائیں اور ایمان و یقین بھی صحت جسمانی کیلئے ضروری ہے۔

(چینئی مدراس) اپولو ہسپتال گروپ اور کینانور سٹی سنٹر کے Diagnosis & research private limited ملکر شروع کی جانے والی اپولو کلینک کا آپ افتتاح فرما رہے تھے۔ سٹی سینٹر چیرمین عبداللہ زبیر صاحب نے صدارت کی ڈائریکٹر ایم عبدالرحمٰن نے تعارفی تقریر کی اپولو گروپ ہسپتال کے نائب صدر سی لکشمن نے تقریر کی یہ ہسپتال ایک مہینہ کے بعد ہی شروع ہوگا۔ (ماتر دبھومی ۲۰۰۴-۹-۱۸)

افتتاحی تقریب کے بعد تمام حاضرین کو پرتکلف عصرانہ دیا گیا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کالیکٹ کے لئے روانہ ہوئے اور دوسرے دن صبح ۸ بجے بذریعہ ہوائی جہاز چنے کیلئے روانہ ہوئے اللہ تعالیٰ پیارے حضرت میاں صاحب اور حضرت آپا جان کا حافظ و ناصر ہو اور صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

جماعت احمدیہ مہروں اور چڑک سرکل موگا پنجاب کے تربیتی اجلاسات

جماعت احمدیہ مہروں میں مکرم فضل دین صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت مورخہ 27.7.04 بروز منگل تربیتی اجلاس منعقد ہوا عزیزم علی محمد صاحب کی تلاوت سے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا بعدہ علی الترتیب تربیتی عنوان سے تین تقاریر مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب مکرم مولوی بشیر محمد صاحب اور خاکسار محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ نے کیں۔ آخر میں دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

جماعت احمدیہ چڑک میں مورخہ 29.7.04 بروز جمعرات بعد نماز ظہر و عصر مکرم مہر دین صاحب صدر جماعت کے زیر صدارت تربیتی اجلاس ہوا۔ مکرم نصیب دین صاحب کی تلاوت کے بعد علی الترتیب مکرم بشیر محمد صاحب معلم مکرم عبد اللطیف صاحب معلم اور خاکسار محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ نے تربیتی عناوین پر تقریر کی آخر میں دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

جماعت احمدیہ مہروں میں مورخہ 2.8.04 کو مکرم طوطا خان صاحب سیکرٹری مال کی زیر صدارت تربیتی اجلاس کیا گیا اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی بعدہ تربیتی عناوین پر علی الترتیب مکرم عبد الحفیظ صاحب ہوسانی۔ مکرم بلال احمد صاحب۔ مکرم بشیر محمد صاحب اور خاکسار محمد طفیل احمد نے تقریر کی آخر میں دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

اجلاس میں شامل احباب کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔ آخر میں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور نومبائعین کو استقامت بخشے (آمین)

(محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ مہروں موگا)

مئی مارکیٹ من ہائیم شہر میں تبلیغی سیمینار کا انعقاد

مورخہ 19 اگست 2004 بروز جمعرات صبح 10 بج کر 45 منٹ پر مئی مارکیٹ من ہائم میں شعبہ تبلیغ جرمنی کے تحت ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مکرم ومحترم حیدر علی ظفر صاحب نے مربی انچارج جرمنی نے کی۔ کارروائی انگلش میں ہوئی اور دو زبانوں میں رواں ترجمہ ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع سے ہوئی جو مکرم محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ بلغاریہ نے کی۔ اس کے بعد محمد الیاس صاحب مجوکہ سیکرٹری تبلیغ جرمنی نے ان ممالک کا تعارف کروایا جن میں جماعت احمدیہ جرمنی دعوت الی اللہ کی ذمہ داری ادا کر رہی ہے۔ جس کے بعد مکرم ومحترم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی کی دعوت پر مختلف ممالک کے وفود کے نمائندوں نے اپنے اپنے ملک میں ہونے والی تبلیغی اور تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کی۔

البانیہ: سب سے پہلے مکرم عبدالشکور اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ البانیہ نے حاضرین کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے البانیہ میں احمدیہ مسجد بیت الاوّل کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ مسجد بیت الاوّل میں نماز جمعہ باقاعدہ ہوتی ہے اور حضور انور کے خطبات بمعہ ترجمہ سنانے کا انتظام ہے۔ البانیہ میں جماعت احمدیہ رجسٹرڈ ہے اور 390 افراد کی جماعت قائم ہے۔ نیز یہ کہ تبلیغی میٹنگ باقاعدہ ہو رہی ہیں اور عوام تک لٹریچر بھی پہنچایا جارہا ہے۔ احباب اخلاص سے چندہ باقاعدہ ادا کرتے ہیں

کوسوو: اس کے بعد کوسوو کے مکرم جاوید صاحب نے جماعت احمدیہ کوسوو کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہاں اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے 63 احمدی احباب پر مشتمل جماعت قائم ہے۔ تربیتی کلاسز کا باقاعدہ انتظام ہے اور قرآن کریم سکھایا جاتا ہے۔ مولوی بہت مخالفت کرتے ہیں مگر حکومت جماعت کو عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ یونیورسٹی کے طالب علم جماعت میں دلچسپی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ مزید یہ کہ حضور انور کے خطابات کا ترجمہ کر کے ہر احمدی خاندان کو پہنچایا جاتا ہے۔ احباب لازمی چندہ جات کے علاوہ تحریکات میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

بلغاریہ: بلغاریہ سے آئے ہوئے مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ بلغاریہ نے حاضرین کو بتایا کہ بلغاریہ میں 1992 سے جماعت قائم ہے اور اب تک دس جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ تربیتی کلاسز باقاعدہ منعقد ہوتی ہیں، وقف نو کا اور دعوت الی اللہ کا کام باقاعدہ ہو رہا ہے اردو کلاس کا انتظام ہے۔ جماعت کے افراد کا حضور سے بذریعہ خطوط رابطہ ہے۔ دو مساجد کے امام نمازیوں سمیت احمدی ہو چکے ہیں

مونٹینگرو: مونٹینگرو کے نمائندہ اور انچارج مکرم مصطفیٰ صاحب نے ملک کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ملک کی آبادی دس لاکھ ہے۔ جماعت کو مشکلات درپیش ہیں۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔

ھنگری: مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے ہنگری میں جماعت احمدیہ کی بنیاد کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے 1934ء میں کتاب ''اللہ اکبر'' کا ترجمہ ہنگری زبان میں ہوا۔ یہاں جماعت احمدیہ کے کیپٹن ایاز خان صاحب 1945ء میں آئے تھے۔ ہنگری میں ابتداء میں مشکلات کا سامنا تھا۔ کیتھولک چرچ کی طرف سے بھی مخالفت ہے۔ دسمبر 2003 سے جماعت احمدیہ کو تبلیغ کی اجازت مل گئی ہے اور اب تو اخبارات میں جماعت کے حق میں کالم بھی لکھے جارہے ہیں اور دو عرب خاندانوں نے احمدیت قبول کر لی ہے۔

مالٹا: مالٹا کی نمائندگی میں مکرم راحت یوسف صاحب اور افتخار بھٹی صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا اور حاضرین کو وہاں کی تبلیغی سرگرمیوں اور حالات سے آگاہ کیا۔ حاضرین سے میسے ڈونیا کی نمائندے نے بھی خطاب کیا۔ آخر پر مکرم حافظ فرید احمد صاحب نمائندہ سکیرٹری تبلیغ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان ملکوں میں نئے احمدی اگرچہ جماعتی علم، اخلاص، اور تقویٰ میں ترقی کر رہے ہیں مگر ابھی جماعتی نظام کو مکمل سمجھنے کے لئے کچھ وقت درکار ہے۔ مکرم حافظ صاحب نے ان ملکوں کے نمائندوں سے درخواست کی کہ وہ نئے احمدیوں کو نظام جماعت کے ایک ایک شعبہ سے مکمل آگاہ کریں اور پھر ان کو ذمہ داری سونپ کر پیار ومحبت سے محاسبہ بھی کریں۔ نیز تربیت کے لئے حضور انور کے خطبات بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کا ترجمہ کر کے نئے احمدی احباب تک باقاعدہ پہنچاتے رہیں تو اس سے آپ جلد ان میں روحانی تبدیلی محسوس کریں گے۔

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر طبی خدمات

جو ڈاکٹر صاحبان اور پارامیڈیکل سٹاف اس سال جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کیلئے آرہے ہیں اور یہاں طبی خدمات بھی کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے اسماء گرامی وکوائف خاکسار کو فوری ارسال کر دیں۔ تاکہ ان کے نام بھی جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی شیٹ میں شامل کر لئے جائیں۔

صوبائی امراء کرام سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس تعلق میں اپنے صوبہ سے آنے والے ڈاکٹر اور پارامیڈیکل سٹاف کے کوائف بھی خاکسار کو جلد از جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

(ڈاکٹر طارق احمد ایس ایم او احمدیہ شفاخانہ ناظم طبی امداد جلسہ سالانہ قادیان)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جماعت احمدیہ آسٹریا کے تحت
جلسہ یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

(حافظ راحت احمد شمیم - جنرل سیکرٹری)

جماعت احمدیہ آسٹریا نے یوم خلافت کا جلسہ بھی اپنی تمام تر روایات کے ساتھ منایا۔ جلسہ نماز ظہر وعصر کے بعد تقریباً 2 بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی رونق یوں بھی دوبالا ہوگئی کہ آسٹریا میں پہلے مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے محترم صداقت احمد صاحب مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ نے شرکت فرمائی۔

محترم قاضی شفیق احمد صاحب صدر جماعت آسٹریا نے افتتاحی خطاب کیا۔ جس میں محترم صدر صاحب موصوف نے خلافت کی برکات کے موضوع پر روح پرور اور ایمان افروز خطاب بھی تھا۔ محترم صدر صاحب نے تمام احباب جماعت آسٹریا کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

صدر صاحب کے بعد مکرم محمد وحاب صاحب نے خلافت کی اہمیت پر نہایت موثر تقریر کی اور خلافت کی اہمیت کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ اس بابرکت جلسہ کی تیسری تقریر محترم شہزاد احمد منور صاحب نے خلافت کی غرض وغایت پر کی۔

پروگرام کے مطابق اختتامی خطاب محترم صداقت احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے کیا۔ جس میں انہوں نے قرآن کریم میں ''خلافت کا وعدہ'' کے متعلق تفصیل سے بیان کیا۔ اس پر مغز اور سبق آموز تقریر کے بعد صداقت صاحب نے ہی دعا کروائی۔ اس طرح دعا کے بعد یہ بابرکت جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ جلسہ یوم خلافت اور پھر اسی دن نئے مشن ہاؤس کے افتتاح کی خوشی میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

❀❀❀❀❀

بقیہ صفحہ : 11

دیگی۔ دور کرنے کی کوشش کر۔ غور کر اور فکر کر اور دُعا کر پھر غور کر اور فکر کر اور دُعا کر اور پھر غور کر اور فکر کر دُعا کر کیونکہ تیرا خدا بڑی طاقتوں والا ہے۔ شاید وہ کوئی درمیانی راہ نکال دے''۔ (صفحہ ۳۷)

''اگر میں زندہ رہا تو میں انشاء اللہ اس علم سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کروں گا اگر میں اس جدوجہد میں مرگیا تو اے قوم میں ایک نذیر عریان کی طرح تجھے متنبہ کرتا ہوں کہ اس مصیبت کو کبھی نہ بھولنا۔ اسلام کی شکل کو کبھی نہ بدلنے دینا۔ جس خدا نے مسیح موعود کو بھیجا ہے۔ وہ ضرور کوئی راستہ نجات کا نکال دے گا۔ پس کوشش نہ چھوڑنا نہ چھوڑنا۔ نہ چھوڑنا۔ آہ نہ چھوڑنا۔ میں کس طرح تم کو یقین دلاؤں کہ اسلام کا ہر حکم ناقابل تبدیل ہے۔ خواہ چھوٹا ہو۔ خواہ بڑا ہو۔ جو چیز سنت سے ثابت ہے وہ ہرگز نہیں بدلی جا سکتی جو اس کو بدلتا ہے وہ اسلام کا دشمن ہے۔ وہ اسلام کی تباہی کی پہلی بنیاد رکھتا ہے۔ کاش وہ پیدا نہ ہوتا۔ مگر اس کے یہ بھی معنی نہیں کہ تم دنیا کے حالات سے آنکھیں بند کر لو۔ اور بعض نادانوں کی طرح کہہ دو کہ پھر یورپ کی تبلیغ پر لاکھوں روپیہ صرف کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یورپ سب سے بڑا دشمن اسلام کا ہے۔ وہ مانے نہ مانے تمہاری کوشش کا کوئی اثر ہو یا نہ ہو تم کو اسے نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اگر تم دشمن پر فتح نہیں پاسکتے تو تمہارا یہ فرض ضرور ہے کہ اس کی نقل وحرکت کو دیکھتے رہو تا وہ تمہاری غفلت سے فائدہ اُٹھا کر تم پر فتح نہ پائے اور پھر میں کہتا ہوں کہ یہ کسی کو کس طرح معلوم ہوا کہ یورپ آخر اسلام کو قبول نہیں کریگا۔ یورپ کیلئے اسلام کا قبول کرنا مقدر ہو چکا ہے''۔ (صفحہ ۳۸)

''پس یہ سفر در حقیقت ایک پیشگوئی کے ماتحت ہے جو ایسی اہم ہے کہ قرآن کریم میں اس کو بیان فرمایا گیا ہے..... پس صاف ظاہر ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کا جانشین خالی الذہن ہو کر جائے گا۔ اور وہیں جا کر فیصلہ کرے گا کہ ان لوگوں سے کیا کیا جائے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نتیجہ پر وہ پہنچے گا۔ وہ بین بین ہوگا۔ اور اس میں مختلف حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف تدابیر کو اختیار کیا جائے گا۔ وہ فیصلہ کیا ہوگا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے مخفی رکھا ہے۔ اور چونکہ ابھی وقت نہیں آیا۔ وہ مجھ پر ظاہر نہیں ہے۔ اس لئے میں اس کا اعلان نہیں کر سکتا۔ ہاں اصول اللہ تعالیٰ نے بتا دیئے ہیں۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے یہ کام لے۔ اور اس پیشگوئی کا ظلّی طور پر مجھے مصداق بننے کا موقع دے''۔ (صفحہ ۴۰-۳۹)

''پس احباب کو چاہئے کہ سفر کی جو غرض ہے اور جسے قرآن کریم نے بیان کیا ہے اس کو یاد رکھیں کیونکہ اس کے یاد رکھنے میں ہی اسلام کی نجات ہے اور اس کے بھلا دینے میں اسلام کی تباہی.. اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کام ایسا ہی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ مشکل ہے اور اسکے نتائج بظاہر کم سے کم ایک صدی کا وقت چاہتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ رحم کر کے ہماری زندگیوں میں یہ نظارہ ہمیں دکھا دے کہ مغرب میں اسلام پھیلے'' (صفحہ ۴۰)

اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب قرآن کریم کی پیشگوئیاں بڑی شان سے پوری ہوں اور اسلام کا سورج مغرب سے طلوع ہو۔ آمین۔

بقیہ صفحہ : 1

جسے اس جماعت نے بہت سارا حصہ ڈالکر تعمیر کیا ہے مکمل ہونے پر افتتاح ہو رہا ہے مسجد اور برمنگھم جماعت کی بیک گراؤنڈ بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا

یہاں 1960 میں جماعت قائم ہوئی تھی جو صرف ۵ افراد پر مشتمل تھی پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے وقت میں 1980 میں یہاں پہلا مشن ہاؤس خریدا گیا اور اس کا نام حضور رحمہ اللہ نے بیت البرکات تجویز فرمایا پھر اللہ کے فضل سے جماعت بڑھنی شروع ہوئی اور 1993ء میں مسجد کے لئے نئی جگہ کی تلاش شروع ہوئی اور اکتوبر 1994ء میں برائے نام قیمت پر یہ جگہ مل گئی پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1996 میں یہاں آکر اس کا معائنہ کیا قریباً پونے دو ایکڑ اس کا رقبہ ہے اور اس کی تعمیر پر ایک اعشاریہ چھ ملین پاؤنڈ خرچ ہوا ہے اور بہت سارا خرچ جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ سے بچایا ہے اور برمنگھم جماعت کو اس کا بہت بڑا حصہ مالی قربانی کے طور پر پیش کرنے کی توفیق ملی اور عموی طور پر یوکے کی جماعت نے بھی کافی مدد کی ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا سب لوگ جنہوں نے مالی قربانیاں کیں اور وقت دیا انہوں نے جماعتی روایات کو قائم رکھا خدا کرے یہ آئندہ بھی ان روایات کو زندہ رکھنے والے رہیں۔ فرمایا یاد رکھیں جنہوں نے قربانیاں کیں یاد رکھیں جس قربانی کے جذبہ سے آپ نے یہ مسجد تعمیر کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے جس جذبہ کے ساتھ اس کی تعمیر میں حصہ لیا ہے وہ جذبہ ختم نہیں ہو جانا چاہئے آپ کا اصل جذبہ اس عمارت کی تعمیر کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے آنے والوں کیلئے ایک جگہ بنانا تھا جو اللہ تعالیٰ کا گھر کہلائے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل میں تھا کہ لوگ ایک ایسی جگہ میں اکٹھے ہوں اور باجماعت عبادت کرنے والے ہوں ایک امام کی آواز کے ساتھ کھڑے ہوں اور بیٹھنے والے ہوں تاکہ اللہ کی وحدانیت کا جو نعرہ لگاتے ہیں اپنے عمل سے بھی اس کا اظہار کریں۔ اسلئے کہ تیرا حکم ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی بنکر رہیں۔

فرمایا ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے وحدانیت کو قائم کرنے کیلئے اللہ کی طرف سے آنے والے امام کو بھی پہچانا ہے اور پھر تو نے اے اللہ اپنے وعدوں کے مطابق ہمیں اس امام الزماں کے بعد خلافت کے ذریعہ سے مضبوط کیا ہے ہمیں ایک رکھا ہے اور ہمیں تمکنت عطا فرمائی ہے ہم یہ دعا کرتے ہیں اور تجھ سے تیرا فضل مانگتے ہوئے اس بات کے طالب ہیں کہ یہ انعام جو تو نے ہم پر کیا ہے اسے ہمیشہ قائم رکھ اور اے اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ تیرے شکرگذار اور عبادت گذار بندوں میں بنے رہیں اور تیری وحدانیت کو قائم کرنے کیلئے مسجد کو ہمیشہ آباد رکھنے کی توفیق دے فرمایا جب اس طرح دعائیں اور عمل ہو رہے ہوں گے تو پھر دیکھیں خدا تعالیٰ کس طرح تمہارے خوف کو ہمیشہ امن میں بدلتا چلا جائے گا پس اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ ہمیں جو کچھ ملنا ہے اور جو کچھ ملا ہے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ملا ہے اور اسکے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے اس کی عبادت کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور نیکیوں کو دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔

فرمایا جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی اللہ نے یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ جب تمہیں تمکنت مل گئی پھر تمہاری ترجیحات بدل نہیں جانی چاہئیں بلکہ تمہیں نمازوں کی طرف بھی زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہوگی تاکہ اس کے عبادتگزار بندے بنو اور اس کے فضلوں کو مزید حاصل کرو اور تمہاری نسلیں بھی ان فضلوں کو حاصل کریں تاکہ تمہاری یہ تمکنت قائم رہے ایک خدا کی وحدانیت قائم کرنے والے اور اس کی طرف جھکنے والے بنے رہیں فرمایا سورہ نور میں بھی یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ خلافت عطا فرمائی تاکہ تم میں مضبوطی قائم رہے فرمایا آئندہ بھی یہ انعام ملتا رہے گا انشاء اللہ لیکن ان کو ملتا رہے گا جو میری عبادت کریں گے۔ اور کسی بھی لحاظ سے ان میں شرک نہ پایا جاتا ہو۔ فرمایا جب نماز کا وقت ہو تو تمام کاروبار بند کر کے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو تمہارے کاروبار تمہاری خواہشیں تمہاری ذمہ داریاں تمہیں شرک پر آمادہ نہ کریں یہ بھی چھپا ہوا ایک شرک ہے تمہیں یہ خیال نہ آجائے کہ اس وقت تو کام کا وقت ہے اس وقت تو کاروبار کا وقت ہے اگر میں نے تھوڑی دیر بھی چھٹی کی تو میرا نقصان ہوگا حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ اپنے کاروباروں کو میرے مقابلے میں بت بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں فرمایا ان میں کس طرح مضبوطی آسکتی ہے کسی نے اولاد کو بت بنایا ہوا ہے پھر اسطرح بے شمار چیزیں ہیں تو یہ سب بت توڑنے ہوں گے ہلکے سے ہلکے شرک سے بھی بچنا ہوگا پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی ہوگی مسجد کو نمازیوں سے بھرنے کی کوشش کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی ہزاروں مسجدیں عطا کرے گا شرط یہی ہے کہ مسجد کو نمازیوں سے بھرو۔ فرمایا آیت استخلاف سے اگلی آیت میں بھی یہ حکم ہے کہ نماز قائم کرو غرض مومن وہی ہیں۔ خلافت سے وابستہ رہنے والے وہی ہیں جو مسجدوں کو آباد رکھیں گے۔ فرمایا تمہاری مضبوطی اس وقت تک قائم رہے گی جب تک مالی قربانیاں کرنے والے بھی ہوگے فرمایا جن میں یہ سب خصوصیات ہوں کہ اللہ کی عبادت بھی ہو اس کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں اور بندوں کے حق ادا کرنے کی بھی کوشش ہو رہی ہو اور نیکیوں کو قائم کرنے برائیوں کو دور کرنے کی بھی کوشش ہو رہی ہوگی تو انعامات کی بارش بھی ہوتی رہے گی فرمایا ہر بات کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ کو دھوکا نہیں دیا جاسکتا اسلئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نماز باجماعت قائم کرنے کا حکم دیا ہے اس پر مستقل عمل کرتے چلے جاؤ اور دوسری نیکیاں بھی ساتھ ساتھ بجا لاتے جانے سے ان انعاموں کے وارث ٹھہرو گے جو اللہ نے اپنے بندوں پر کئے ہیں۔

فرمایا ہر احمدی ہر وقت اپنے دل کو ٹٹولتا رہے کہ اس کے دل میں کوئی مخفی شرک تو نہیں پیدا ہو رہا اس کی مالی قربانیاں اور عبادتیں اللہ کی خاطر ہیں کہ نہیں فرمایا صرف یہی نہیں کہ خود مسجد میں آنا ہے بلکہ اپنی اولادوں کو بھی مسجد میں لانا ہے ان کا بھی مسجد سے تعلق قائم کرنا ہے ان کو بھی ایک خدا کی عبادت کی طرف توجہ دلانی ہے اور انکو بھی احساس ہو کہ ان کا اوڑھنا بچھونا نمازوں اور اللہ کی رضا حاصل کرنے میں ہے فرمایا جماعت کے ہر فرد پر بہت بڑی ذمہ داری ہے ہر بچے پر ہر بڑے ہر عہدیدار پر کہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر کرتے ہوئے پاک نمونے دکھائیں عبادتوں کے معیار قائم رکھیں تاکہ سب سے بڑی نعمت جو خلافت کی نعمت ہے آپ میں ہمیشہ قائم رہے نمازوں کی اہمیت کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض احادیث بیان فرمائیں اور فرمایا کہ مومن اور کافر میں نماز کا ہی فرق ہے نمازوں کی اہمیت اور برکات بھی حضور نے بیان فرمائیں۔

فرمایا ہر احمدی کو اپنے بیوی بچوں کو نماز کی تلقین کرتے رہنا چاہئے اس کے لئے اٹھاتے رہنا چاہئے نمازوں کی طرف لاتے رہنا چاہئے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے فضل فرماتا رہے گا جب تک خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی عبادت کی طرف لاتے رہیں گے حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات بھی اس سلسلہ میں پیش فرمائے۔ اور فرمایا کہ خدا کرے کسی احمدی کی نماز بے خبری کی نماز نہ ہو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والی نماز نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات حاصل کرنے والی نماز ہو۔ ہر احمدی کی نماز اس کی ذات پر اس کے خاندان پر بھی انعامات لانے والی ہو اور جماعتی طور پر بھی جماعت میں مضبوطی پیدا کرنے والی ہو۔

فرمایا نماز بنیادی ستون ہے اس طرف ہر احمدی کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اور ٹالنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ہر احمدی کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ابدی بنانے کیلئے ہمیشہ کیلئے قائم رکھنے کیلئے نمازوں کا قیام کریں مسجدوں کو بھی آباد کریں اور نفلی عبادتوں کی طرف بھی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دے ہماری نمازیں اور عبادتیں اور قربانیاں اور ہمارا نیکیوں پر قائم رہنا اور اپنی نسلوں میں رائج کرنا اور ان کو پھیلانے کی تمام کوششیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ہو جائیں تاکہ ہم اس کے انعاموں کے وارث ٹھہریں اور اس کے وعدہ کے موافق تمکنت حاصل کرنے والے ہوں۔ فرمایا ہماری یہ مسجد اور باقی تمام مساجد اگر اس جذبہ سے نمازیوں سے بھری رہیں تو پھر کوئی طاقت بھی آپ کی مضبوطی میں کبھی کوئی رخنہ نہیں ڈال سکتی آپ کی تمکنت کو چھین نہیں سکتی اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان نکاح

مکرم آفتاب احمد صاحب تیماپوری ایڈووکیٹ حیدرآباد کی بیٹی مکرمہ تہمینہ تسنیم صاحبہ کا نکاح مکرم منصور احمد صاحب ابن مکرم محمد عبدالشکور صاحب حیدرآباد کے ساتھ مبلغ -/1,55,000 (ایک لاکھ پچپن ہزار روپے) حق مہر پر خاکسار نے مسجد احمدیہ افضل گنج میں بعد نماز جمعہ مورخہ 6.8.04 کو پڑھایا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے نیز مثمر باثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر مبلغ -/500 روپے۔ منجانب مکرم آفتاب احمد صاحب تیماپوری ایڈووکیٹ (مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدرآباد)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید بیگما محمد مارکیٹ۔ حیدری ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
BANI (R)
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

☆

ایسی تیز ہوا اور ایسی رات نہیں دیکھی
لیکن ہم نے مولیٰ جیسی ذات نہیں دیکھی
اُس کی شانِ عجیب کا منظر دیکھنے والا ہے
اِک ایسا خورشید کہ جس نے رات نہیں دیکھی
بستر پر موجود رہے اور سیرِ ہفت افلاک
ایسی کسی پر رحمت کی برسات نہیں دیکھی
اُس کی آل وہی جو اس کے نقشِ قدم پر جائے
صرف ذات کی ہم نے آل۔ سادات نہیں دیکھی
ایک شجر ہے جس کی شاخیں پھیلتی جاتی ہیں
کسی شجر میں ہم نے ایسی بات نہیں دیکھی
اِک دریائے رحمت ہے جو بہتا جاتا ہے
یہ شانِ برکات کسی کے سات نہیں دیکھی
شاہوں کی تاریخ بھی ہم نے دیکھی ہے لیکن
اُس کے در کے گداؤں والی بات نہیں دیکھی
اُس کے نام پہ ماریں کھانا اب اعزاز ہمارا
اور کسی کی یہ عزت اوقات نہیں دیکھی
صدیوں کی اس دھوپ چھاؤں میں کوئی ہمیں بتلائے
پوری ہوتی کون سی اُس کی بات نہیں دیکھی
اہلِ زمیں نے کون سا ہم پر ظلم نہیں ڈھایا
کون سی نصرت ہم نے اُس کے ہات نہیں دیکھی

(عبیداللہ علیم)

جرمنی کے اخبارات میں جماعت احمدیہ کی گونج

جماعت احمدیہ کے افراد ہمہ تن عوامی فلاح و بہبودی کے کاموں میں مشغول رہتے ہیں

امسال بھی تمام یورپ سے جماعتِ احمدیہ کے تیس ہزار کے قریب اراکین اپنے ۲۹ ویں جلسہ سالانہ کے لئے من حائم آ رہے ہیں۔ شہر من ہائیم میں ۴۵۰ کے قریب احمدی رہائش پذیر ہیں جو شہر کے مشرقی حصہ میں اپنی ایک مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ احمدیہ جماعت جرمنی بھر میں ۱۵ مساجد تعمیر کر چکی ہے۔ ۱۱ ستمبر کے بعد یہ جماعت جو قرآنی تعلیمات پر سختی سے عمل کرتی ہے، تنقید کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس سال شہر شلشرون (Schlüchtern) میں عوام کا بھرپور احتجاج ہوا۔ مگر اس تنقید کا جواب یہ ہے کہ ۸۰ سال سے یہ جماعت جرمن معاشرہ میں اپنی پرامن تعلیم اور عمل کی وجہ سے معاشرہ کا حصہ بن چکی ہے۔ غیر ملکیوں سے تعلق رکھنے والے من ہائیم کے محکمہ کے ایک افسر نے اپنے بیان میں بتایا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد کے ساتھ ہمیں کبھی کسی قسم کی کوئی مشکل پیش نہیں آئی اور ہمیں احمدیوں کے ساتھ ہمیشہ خوشگوار تجربہ ہی ہوا ہے۔ من ہائم میں رہائش پذیر احمدیوں میں سے ۷۰ فی صد کے قریب جرمن شہریت کے حامل ہیں اور جماعت احمدیہ کے افراد ہمہ تن عوامی فلاح و بہبود کے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور خاص طور پر ہر نئے سال کے پہلے دن احمدی نوجوان شہر کی سڑکوں کی صفائی کرتے ہیں۔ یہ احمدی اب شہر کے مشرقی حصہ میں ایک مسجد کی تعمیر کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ ۲۰۰۰ مربع میٹر کا قطعہ زمین خریدنے کا منصوبہ ہے۔ جس کی خرید کی تکمیل فی الحال نہیں ہو سکی مگر متعلقہ محکمہ کو اس کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ محکمہ تعمیرات کی ایک خاتون نے کہا ہے کہ ہم ابھی اس پر غور کر رہے ہیں کہ کیا شہر کے اس حصہ میں مسجد کی تعمیر مناسب بھی ہے یا نہیں۔ ایک احمدی نے ہمیں بتایا ہے کہ ۲۰۰۷ میں جب من ہائیم شہر کی جوبلی ہوگی تو یہ خوبصورت مسجد ہماری طرف سے شہر کے لئے ایک خوبصورت تحفہ ہوگی۔ من حائم میں ان کا یہ جلسہ سالانہ تین دن تک جاری رہے گا۔ اور من حائم کے اکثر احمدی افراد دن رات جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں معروف ہیں۔ مئی مارکیٹ کے احاطہ میں ایک سو کے قریب ٹینٹ اور خیمہ جات لگائے جا چکے ہیں۔ اس جماعت کی بنیاد ۱۸۸۰ میں پاکستان میں رکھی گئی تھی (رپورٹ کا یہ حصہ حقائق کے مطابق نہیں۔ ناقل)۔ احمدیہ جماعت کے اراکین دنیا بھر کے ۱۸۰ ممالک میں موجود ہیں جن کی تعداد دو سو ملین بتائی جاتی ہے۔ جرمنی میں جماعتِ احمدیہ کا مرکز فرینکفرٹ میں ہے اور جرمنی بھر میں اس جماعت کی ۲۵۰ شاخیں اور ۵۰۰۰۰ اراکین ہیں۔ ہر رکن اپنی آمدنی کا سولھواں حصہ چندہ ادا کرتا ہے۔ ہر رکن چندہ ادا کرنے کے علاوہ جماعت کے تمام کام اعزازی طور پر کرتا ہے۔

رمضان المبارک وقرآن مجید

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں فرمان ہے شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآن۔
رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کیلئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا۔

☆......رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں ہر مسلمان کو چاہئے کہ کم از کم ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور مکمل کرے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خود بھی اور اپنے افراد خاندان کو بھی تلاوت قرآن مجید کی تاکید کرتے رہیں۔

مبلغین و معلمین کرام، امراء و صدر صاحبان سے ہر جماعت میں درس القرآن کا انتظام کرنے کی درخواست ہے۔ اور وہ صوبہ جات یا علاقے جہاں اردو سمجھی نہیں جاتی، ان کو چاہئے کہ اپنی علاقائی زبان میں جو ترجمہ جماعت احمدیہ کا شائع شدہ ہے تلاوت قرآن مجید کے بعد ان کا ترجمہ سنایا جائے۔

☆......احباب جماعت سے یہ بھی گزارش کی جاتی ہے کہ مسلم احمدیہ انٹرنیشنل ٹیلی ویژن سے نشر ہونے والے درس القرآن کو پابندی سے سماعت فرمائیں۔

☆......قرآن مجید اور رمضان المبارک کا باہمی گہرا تعلق ہے۔ قبولیت دعا کے اس مہینے میں مندرجہ ذیل دعا بھی بار بار کرنی چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَةً. اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْهُ مَانَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَاجَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

(ترجمہ) اے میرے اللہ! مجھ پر قرآن عظیم کی برکت سے رحم فرما اور اسے میرے لئے امام، نور، ہدایت اور رحمت بنا۔ اے میرے اللہ! جو کچھ میں قرآن مجید میں سے بھول چکا ہوں وہ مجھے یاد دلا دے۔ اور جو مجھے نہیں آتا وہ مجھے سکھا دے اور دن رات مجھے اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما۔ اور اے رب العالمین اسے میرے فائدہ کیلئے حجت کے طور پر بنا دے۔

دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو قرآن مجید کی برکات سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

طلباء کے لئے مفید معلومات

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف کامرس اینڈ ٹریڈ (آئی آئی سی ٹی) لکھنؤ کو

1-دو سالہ ایم بی اے (فارین ٹریڈ/مارکیٹنگ/ایچ آر ڈی/فائینس/ٹورزم/فارما مارکیٹنگ) 2-چار ماہ کا ڈپلومہ پروگرام (ایکسپورٹ مینجمنٹ/مارکیٹنگ/ایچ آر ڈی/فائینس/ٹورزم/فارما مارکیٹنگ) کے کورس کے لئے درخواست مطلوب ہیں۔ صلاحیت:: کورس نمبر 1 اور 2 کے لئے سناتک اور 3 کے لئے 2+ آخری تاریخ:: 31/اکتوبر 2004۔ ڈاک کے ذریعہ پراسپیکٹس حاصل کرنے کے لئے آئی آئی سی ٹی کے نام 70 روپے کا بینک ڈرافٹ یا پوسٹل آرڈر ڈائریکٹر آئی آئی سی ٹی 5/28، وکاس نگر، لکھنؤ 226022 کے نام بھیجیں۔

ای میل:: iict@satyam.net.in

ایڈٹ ورکس دِی کمپلٹ میڈیا سولیوشن نوئڈا کو

(1)- نن لینئر ایڈیٹنگ (تین ماہ) (2)- بیچلر آف جرنلزم (ایک سال) (3)-سماچار واچن (چھ ہفتے) (4)-الیکٹرنک نیوز گیدرنگ، ای اے این جی (تین ماہ) (5)- ٹیلی ویژن رپورٹنگ (ایک سال) کے کورسز کے لئے درخواست مطلوب ہیں۔

صلاحیت:: کورس نمبر 1 کے لئے 2+ اور دیگر کے لئے سناتک ہے۔ آخری تاریخ:: 20 اکتوبر 2004 ایڈریس:: ایڈٹ ورکس دَ کمپلٹ میڈیا سولیوشن۔ B6 پرتھم تل، سیکٹر 26، نوئڈا،

فون نمبر:: 0120-2545316,2545391 ای میل:: info@editworksindia.com

آڈیو ویڈیو انسٹی ٹیوٹ نئی دلی کو

1- سرٹیفکیٹ ٹریننگ کورس ان ویڈیو ڈائریکشن (تین ماہ) 2- پرافیشنل نن لینئر آڈیٹنگ (تین ماہ) 3-سپیشلائزیشن اِن ویڈیو کیمرہ ٹیکنکس/سینماٹوگرافی (تین ماہ) 4-سپیشلائیزیشن اِن سکرپٹ رائٹنگ فار فلم (ایک ماہ) اور 5-نیوز رپورٹنگ (ایک ماہ) کے کورسز کے لئے درخواست مطلوب ہیں۔

صلاحیت:: 2+10 آخری تاریخ 28 اکتوبر 2004۔ ڈاک کے ذریعہ اے وی آئی نئی دلی کے نام 200 روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ ذیل کے پتے پر بھیج کر پراسپیکٹس منگایا جاسکتا ہے۔

M161/A انڈین آئل بھون کے پیچھے، گوتم نگر نئی دلی-49،

فون نمبر 26601706، 51643668 ویب سائٹ:: www.avimediadtudies.com

ای میل:: arihant-vesion@hotmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 5 Oct 2004 Issue No : 40

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

انصار اللہ کی تنظیم کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد

قرآن کریم کا سیکھنا اور اس کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں جاری کرنا ہے

پیغام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت منعقدہ 1-2-3-اکتوبر 2004ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

لندن

پیارے انصار اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ مجلس انصار اللہ بھارت کو امسال سہ روزہ سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے اور زیادہ سے زیادہ انصار کو اس میں شامل ہونے اور اس روحانی اور دینی ماحول سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

الٰہی جماعتوں کے قیام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوں جو تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر قائم ہو کر خدا تعالیٰ کے عابد اور زاہد بندے بن جائیں۔ آپ لوگ جنہوں نے اس زمانہ کے امام کو پہچانا اور اس پر ایمان لائے ہیں آپ کا بنیادی اور اہم فریضہ یہی ہے کہ آپ تقویٰ اختیار کریں۔ اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ روحانی زندگی کے لئے تقویٰ بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجاً۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے کہ تقویٰ پیدا ہو اور خدا پر سچا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ تاوان نہیں چاہتا بلکہ سچا تقویٰ چاہتا ہے" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۲۱-۱۲۰)

تقویٰ کے حصول کے لئے بنیادی ذریعہ قرآن کریم ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ھدی للمتقین کہ جو لوگ تقویٰ اختیار کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے قرآن کریم ہدایت ہے۔ تمام فیضوں کا سرچشمہ قرآن کریم ہے۔ اس لئے انصار اللہ کی تنظیم کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد قرآن کریم کا سیکھنا اور اس کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں جاری کرنا ہے۔ پھر اپنے ماحول میں جس کے آپ نگران اور راعی ہیں اس ماحول میں قرآن کریم سکھائیں۔ میں نے اپنے گزشتہ خطبہ میں تمام احمدیوں کو اس کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ قرآن کریم سیکھیں، اس کا ترجمہ سیکھیں۔ پھر اپنی بیویوں اور اپنی اولادوں کو بھی قرآن کریم سکھائیں اور روزانہ اس کی تلاوت بھی کریں۔ میرا آپ کو بھی یہی پیغام ہے کہ قرآن کریم کو سیکھیں اور تعلیم القرآن کے کام کو جماعت میں کامیاب بنانے کے لئے بھرپور جدوجہد کریں۔ قرآن کریم میں تمام قسم کی خیر اور بھلائی ہے۔ الخیر کلہ فی القرآن ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے ...... ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے ...... مسلمانوں کو چاہئے اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں اور اسکی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دُور کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو شخص سچے دل سے اللہ پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پاک کتاب پر عمل کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لاانتہاء برکات سے حصہ دیتا ہے" (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۸۲-۱۸۱)

اللہ تعالیٰ آپ سب کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ آپ قرآن کریم کی عظمت کو اپنے دلوں میں بٹھائیں اور اس کی پاک تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں۔ کان اللہ معکم۔ خدا حافظ و ناصر۔

والسلام
خاکسار
مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

113واں جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2004ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 113ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2004ء (بروز اتوار سوموار منگل) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت: اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 16ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2004ء کو منعقد ہوگی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)